REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO.P/GDP 3.

جلد ۳۴
شمارہ ۴۴

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:- شکیل احمد طاہر
سید وسیم احمد عجب شبیر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۹ صفر ۱۴۰۶ ہجری | ۳۱ اخاء ۱۳۶۴ ہش | ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۸ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔" الحمد للہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے جان و دل سے پیارے آقا کے لئے دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور پُرنور کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

● قادیان ۲۸ اخاء (اکتوبر)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ سلمہا اِن دِنوں صوبہ آندھرا اور کرناٹک کے تبلیغی و تربیتی دورہ پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور بخیر و عافیت مرکزِ سلسلہ میں واپس لائے۔ آمین۔

● مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ بخیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

سالانہ اجتماع لجناتِ اماءُ اللہ و ناصراتُ الاحمدیہ بھارت کے لئے

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے

"رُوح پرور پیغامات"

پیغام برائے لجنات اماء اللہ بھارت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

پیاری بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ اپنے سالانہ اجتماع کے لئے قادیان دار الامان میں جمع ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوری طرح قادیان کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت ایک فیصلہ کن لیکن بظاہر تکلیف دِہ دور سے گزر رہی ہے۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ وہ تمام بشارتیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح کو دی ہیں پوری ہوں گی۔ اور صداقت ظاہر ہو کر رہے گی۔ لیکن ہم نے جائزہ لینا ہے کہ ان بشارتوں اور فضلوں کو جذب کرنے میں ہمارا کتنا حصہ ہے۔

جماعت کے مخلصین نے ثابت کر دیا کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں انہوں نے جان۔ مال۔ وقت اور اولاد کو پیش کر دیا۔ پھر بھی منتظر رہے کہ اور قربانی اُن سے لی جائے۔

ایسے وقت میں جب کہ نہایت نازک دور سے جماعت گزر رہی ہے جو ایک تاریخ ساز دور ہے ہماری ہر عورت کو ہر قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ سُستیاں۔ کوتاہیاں چھوڑ دینی چاہئیں اور تیز قدم کرنے کے لئے سب سے بڑی چیز آپس کا اتفاق۔ اتحاد اور تعاون باہمی ہے۔ ہر قسم کے اختلافات بھول جانا چاہیئے۔ بس ایک مقصد سامنے ہو کہ احمدیت ترقی کرے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل زیادہ سے زیادہ نازل ہو۔ کوئی دراڑ ہم میں ایسی نہ پڑے جہاں سے شیطان داخل ہو کر فتنہ پھیلا سکے۔ جہاں پر قربانی دینے کے لئے خود طیار رہیں وہاں اپنی اگلی نسل کی دینی تربیت کی طرف بے حد توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اور قرآنی ارشاد وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ

ہر عورت کا فرض ہے کہ سوچے۔ غور کرے کہ اگلی نسل کو سنوارنے اور اُن کو ذمہ داریاں سنبھالنے کا اہل بنانے میں وہ کیا کردار ادا کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بہت دُعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ جلد فتحِ مبین ظاہر کرے۔

خاکسار:- مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

پیغام برائے ناصرات الاحمدیہ بھارت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

پیاری ناصرات الاحمدیہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔
اللہ تعالیٰ تمہارے اجتماع کو کامیاب کرے۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس رُوحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظرِ دعوت و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ تبوک (ستمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لنڈن

> سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطہ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیاتِ کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْھَا حِوَلًا ۝ قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰھُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝

(سورۃ الکہف آیات ۱۰۸ تا ۱۱۱)

اور پھر فرمایا:-

قرآن کریم کی جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں یہ سورۃ کہف سے لی گئی ہیں۔ اور سورۃ کہف کی آخری چند آیات ہیں۔ ان آیات میں جو تین آیات ہیں ان میں بظاہر ایک مضمون کا دوسرے سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ سرسری نظر سے دیکھنے والا یہ سمجھتا ہے کہ ہر آیت میں ایک مختلف بات کی گئی ہے۔ حالانکہ

ایک مسلسل مضمون

ہے۔ اور بڑا گہرا رابطہ رکھتا ہے۔

پہلی آیت میں مومنوں کا ذکر ہے وہ جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنّت فردوس بطور مہمانی کے عطا ہوں گی۔ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْھَا حِوَلًا ۝ وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے ان میں رہیں گے۔ اور کبھی بھی ان سے الگ نہیں ہونا چاہیں گے۔ یعنی یبغون عنھا کا معنی محض جسمانی طور پر الگ ہونا نہیں بلکہ کبھی ان سے اُکتائیں گے نہیں، کبھی ان جنتوں سے ان کا پیٹ نہیں بھرے گا، اُن کی نیت نہیں بھرے گی۔ اور ہمیشہ اُن میں ان کے لئے لذتوں کے سامان رہیں گے۔ اُن جنتوں سے وہ چمٹے رہیں گے، نہ نکالے جائیں گے نہ خود نکلنا چاہیں گے۔

اس کے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے، قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم)، تو یہ اعلان کر دے لَوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ کہ اگر خدا تعالیٰ کے کلمات، میرے رب کے کلمات کو لکھنے کے لئے سمندر سیاہی بن جاتے لَنَفِدَ الْبَحْرُ تو سمندر تو خشک ہو جاتے۔ لیکن کَلِمٰتُ رَبِّیْ میرے رب کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے تھے۔ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ خواہ ہم اُن ختم ہوتے ہوئے سمندروں کی مدد کے لئے ویسے ہی اور سمندر لے آتے۔

یہ ایک اور مضمون ہے۔ اور ایک تیسرا مضمون یہ ہے کہ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کہ اے محمدؐ! یہ بھی اعلان کر دے کہ میں بھی تو تمہارے ہی جیسا ایک بشر تھا۔ یعنی بشر ہوں بھی اس کا معنی ہے لیکن

مضمون کے ایک پہلو کے لحاظ سے

یہ ترجمہ زیادہ درست بنتا ہے کہ یہ اعلان کر دے کہ میں بھی تمہاری ہی طرح کا ایک بشر ہی تو تھا یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰھُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اور دیکھو وحی نے کیسی کایا پلٹ دی میری؟ تم جیسے انسانوں میں سے نکلا اور خدا کی وحی کا مورد بن گیا۔ اور کس عظیم الشان مقام تک جا پہنچا؟ لیکن یہ فضلِ الٰہی صرف میری ذات پر نہیں۔ ہر کسی کے لئے ایک کھلی دعوت ہے۔ ایک صلائے عام ہے۔ لیکن پھر میرے جیسا بننا پڑے گا۔ جو کچھ میں نے کیا ہے تم بھی وہی کرو۔ اور وہ کیا ہے؟

فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا

اگر مجھے دیکھ کر تمہارے دل میں بھی تمنا پیدا ہوئی ہے کہ ہم بھی ان بلند مقامات کو حاصل کر سکتے، ہم بھی اپنے رب کی لقا کو پا جاتے تو پھر تم بھی عمل صالح کر کے دکھاؤ اور خدا کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ۔

یہ مضمون بھی ایک الگ مضمون ہے۔ اور بظاہر ان تینوں مضامین میں کوئی تعلق نظر نہیں آرہا۔ لیکن ان تینوں میں سے جو مرکزی آیت ہے اس کے مضمون پر زیادہ گہری نظر ڈالی جائے تو پھر دائیں اور بائیں کی آیات کا مضمون خوب کھل کے سامنے آجاتا ہے۔ قرآن کریم اللہ کے کلمات کا ذکر فرما رہا ہے کہ خدا کے کلمات کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اور

اس سورۃ کا تعلق

عیسائیت کے رد کے ساتھ ہے۔ خصوصاً اس کی پہلی آیات اور اس کی آخری آیات عیسائیت سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ اور عیسائیت کے رد کے مختلف پہلو ان آیات میں بیان فرمائے گئے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کلمہ کہا گیا۔ قرآن کریم میں گویا اس بات کی تصدیق کی گئی کہ وہ کلام تھا۔ لیکن کلام کے کن معنوں میں تھا؟ اس پر روشنی ڈالی گئی۔ عیسائی تو کلام ان معنوں میں لیتے ہیں کہ وہ ایک منفرد حیثیت تھی۔ جو خدا کی خدائی میں شریک تھا۔ اور وہی کلام تھا۔ اس کے سوا کوئی کلام نہیں تھا۔

قرآن کریم نے ایک دوسری جگہ کَلِمَةٌ مِّنْهُ کہہ کر بات کو واضح فرما دیا کہ خدا کے بے شمار کلمات ہیں۔ اُن کلمات میں سے ایک کلمہ مسیح بھی تھا۔ اور

خدا کے کلمات

نہ ختم ہونے والے ہیں۔ اور مختلف رنگ میں کلمات کا اطلاق کر کے قرآن کریم نے بتایا کہ کلمہ کا مضمون بہت ہی وسیع مضمون ہے۔ ہر کلام جو کسی نبی پر نازل ہوتا ہے وہ بھی کلمات پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہر وہ نیک شخصیت جو اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑ لیتی ہے اور ثباتِ قدم اختیار کرتی ہے اُس کی شاخیں آسمان تک دراز ہوتی ہیں۔ اور وہ خدا سے فیض پا کر نئے نئے روحانیت کے پھل خود بھی کھاتی ہے اور دنیا کو بھی دیتی ہے۔ اس کو بھی کلمہ فرمایا گیا۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ کلمہ اگر اس کو انسانی معنوں میں لیا جائے تو وہ ایک ہے، دو ہیں، یا تین ہیں، یا کس حد تک کلمات ہیں؟ پہلے تھے اور اب عطا ہونے بند ہو گئے ہیں یا آئندہ بھی جاری رہیں گے؟ اور اس طرح کلمہ کلامِ الٰہی کے ہر جزو پر بھی صادر آتا ہے۔ اور اس کے ہر حصے پر بھی لفظ کلمہ صادر آتا ہے۔

لَوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ میں خصوصیت کے ساتھ

قرآن کریم

کا بھی ذکر ہے۔ اور قرآن کریم کو تو ایک دوات، نہ ہی دو یا تین دواتوں میں یا درجن سیاہی کی دواتوں میں لکھا جا سکتا ہے۔ تو پھر یہ کہنا کہ کلام الٰہی کو اگر لکھنا شروع کرو تو سمندر خشک ہو جائیں۔ اور پھر اور سمندر ہم لے کر آئیں اور وہ بھی خشک ہو جائیں اور کلام الٰہی ختم نہیں ہوگا۔ کلماتِ الٰہی ختم نہیں ہوں گے۔ اس کے کیا معنی ہیں؟ اس کے معنی یہی بنتے ہیں کہ ہر کلمے کے اندر بے انتہا کلمات ہیں نشانات ہیں اللہ تعالیٰ کے۔ اور وسیع مضامین ہیں۔ اگر مضامین کے اعتبار سے کھولا جائے تو لامتناہی کلمات ہو جاتے ہیں۔ تو کلامِ الٰہی کے علاوہ انبیاء کی ذات بھی کلمات کہلاتی ہے۔ اور صرف حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بلکہ ہر نبی ایک کلمہ تھا۔ اور خدا کے تمام نیک بندے کلمات ہوتے ہیں۔

چنانچہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ میں جن مومنین کا ذکر ہے کہ اُن کو جنات الفردوس عطا ہوں گی وہ ہمیشہ ہمیش ان میں رہیں گے نہ وہ کبھی ان سے تھکیں گے نہ کبھی اُن کو خدا کی طرف سے باہر نکالا جائے گا۔ یہ وہی کلمات ہیں جن کی وضاحت اگلی آیات میں کی گئی ہے۔ یعنی اُن کلمات میں سے کچھ کلمات ہیں اور خوشخبری

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم

کو یہ دی جا رہی ہے کہ عیسائی تو ایک کلمے کے اوپر فخر کر رہے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ منفرد تھا۔ ہم نے مسیح کو تو کلمہ کہا لیکن تجھے ہم کلمہ گر بنا رہے ہیں۔ تجھ سے بے شمار کلمات وجود میں آئیں گے اور وہ سارے مومنین جن سے لامتناہی جنتوں کے وعدے کئے جا رہے ہیں نہ ختم ہونے والی جنتوں کے وعدے کئے جا رہے ہیں وہ سارے کلماتِ الٰہی ہوں گے جو تجھے نصیب ہوں گے پس یہ اعلان کر کہ میرے رب کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے اس کثرت سے اللہ تعالیٰ تجھے کلمات طیبات عطا فرمائے گا کہ اُن کا پیدا ہونا بھی ختم نہیں ہوگا اور اُن میں سے ہر وجود کے اندر معانی کے سمندر ہوں گے اور نیکیوں اور تقویٰ کے سمندر ہوں گے۔ یہ کیوں ہے؟ اس لئے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی متابعت کے نتیجے میں اُن کو یہ نصیب ہونا تھا۔

چنانچہ اس طرف توجہ مبذول فرمانے کی خاطر تیسری آیت میں یہ اعلان کروایا گیا کہ کلمہ گر تو میں ہوں تمہارے جیسا ہی بشر تھا۔ تمہاری ہی طرح کا ایک عام انسان تھا لیکن جب مجھ سے تعلق جوڑا جائے جب تم میری پیروی کرو اور جیسے نیک اعمال میں نے کئے ہیں ویسے تم بھی کرنے لگو اور جیسا توحید کو میں نے مضبوطی سے تھام رکھا ہے اس طرح تم بھی توحید کے ساتھ چمٹ جاؤ تو پھر

وحیٔ الٰہی کی نعمت جو کلمہ بناتی ہے

وہ تمہیں بھی نصیب ہونی شروع ہو جائے گی اور میں اس نعمت کو محض اپنی ذات تک محدود کرنے کے لئے نہیں آیا۔ میں تو اس نعمت کی طرف متوجہ کرنے کے لئے آیا ہوں تاکہ مجھے دیکھو اور تم میں شوق پیدا ہو تمہیں محبت پیدا ہو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ تعلق کی تمنا پیدا ہو اور اس کے نتیجے میں تم نیک اعمال کرو۔ میری پیروی کرو میری طرح موحد بن جاؤ یعنی جس حد تک ممکن ہے تمہارے لئے اور پھر دیکھو کہ خدا کے کلمات لامتناہی ہیں اور یہ کبھی ختم نہیں ہو سکتے کلمات اس کا ایک یہ معنی بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو نعمتوں کی عطا کا سلسلہ ہے یہ بند نہ ہونے والا سلسلہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اسی آیت کے زندہ نشان کے طور پر پیش فرمایا اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی قوتِ قدسیہ نے اس زمانے میں بھی اثر دکھایا اور اس زمانے میں بھی ایک کلمہ گر پیدا کر دیا آپؐ کی قوت نے اور وہ سلسلہ جو بظاہر بند ہوتا دکھائی دے رہا تھا وہ خدا تعالیٰ نے پھر جاری فرما دیا۔ پھر اس مقدس صحبت کے نتیجے میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ منعکس ہوئی پھر بہت سے کلمات پیدا ہونے شروع ہوئے عظیم الشان صحابہ ہیں جن میں سے ہر ایک کا وجود ایک کلمے کی حیثیت رکھتا ہے اور ہر ایک کا وجود اپنے اندر اتنی گہرائی رکھتا ہے کہ عام انسانی نظر اس گہرائی کو پا سکے یا نہ پا سکے لیکن حقیقت میں ان کے باطن میں جو لازوال حسن جھلک رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کا وہ ایک نہ ختم ہونے والا سمندر ہے اور بسا اوقات یہ باتیں باطن ہی میں مخفی رہتی ہیں اور دنیا کی نظر میں سوائے اس کے کہ کوئی مجبوراً خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہو اور مجبور ہو اظہار پر ورنہ اکثر ایسے لوگ خاموشی کے ساتھ آتے بھی ہیں اور گزر بھی جاتے ہیں اور انسانوں کی نگاہوں کا مرکز بھی نہیں بنتے اور یہ سلسلہ دیگر کلمات کا علاوہ اپنی ذات میں یہ سلسلہ بھی نہ ختم ہونے والا ایک سلسلہ ہے

مکرم محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

جن کا وصال یکم ستمبر کو ہوا میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے کلمات میں سے ایک کلمہ تھے اور ایک عظیم الشان مقام اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو تقویٰ کا نصیب ہوا تھا جب میں یہ کہتا ہوں تو میں اس رنگ میں کہتا ہوں گویا یہ میری دعا ہے اور جب خدا کے مومن بندوں کو اپنے فوت شدہ احباب اور بزرگوں کا ذکرِ خیر کرنے کا حکم ہوتا ہے تو وہ کبھی فتویٰ کے رنگ میں نہیں بلکہ دعا کے رنگ میں کیونکہ جہاں تک آخری فیصلے کا تعلق ہے نیکی اور تقویٰ کا فیصلہ کرنا صرف خدا کا کام ہے وہی عالم الغیب ہے وہی عالم الشہادہ ہے وہ فرماتا ہے

فَلَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی

کہ تم نہ اپنے آپ کو متقی گردانا کرو نہ اپنے ساتھیوں اور احباب کے متعلق فتوے دیا کرو کہ وہ یقیناً متقی ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ تم ان کا خیر کے ساتھ ذکر کیا کرو حسنِ ظن کے ساتھ ذکر کیا کرو ان دونوں میں تضاد تو کوئی نہیں ہو سکتا۔ کلامِ الٰہی اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ذات میں تضاد تو کوئی نہیں مراد صرف یہ ہے کہ اپنے بھائیوں اپنے بزرگوں اپنے دوستوں کا حسنِ ظن کے ساتھ ذکر کرو خیر کے ساتھ ذکر کرو ان معنوں میں کہ تم اللہ تعالیٰ سے یہ اُمید رکھتے ہو کہ ان کے بارے میں تمہارے اندازے صحیح ہوں گے اور اگر وہ صحیح نہ بھی ہوں تو دعا بن جاؤ مجسم ان کے لئے اور اس طرح ذکر کرو کہ خدا تعالیٰ کی رحمت کی نظر پڑے اور تمہارے حسنِ ظن کو ان کی ذات میں سچا کر دکھائے۔

پس جب میں یہ کہتا ہوں کہ میں یقین رکھتا ہوں تو ایک دعا کے رنگ میں کہتا ہوں جہاں تک میرا علم ہے اس علم کے اظہار کے طور پر کہتا ہوں لیکن فتویٰ دینے کا نہ مجھے حق ہے نہ آپ کو حق ہے۔ نہ آپ عالم الغیب والشہادہ ہیں نہ میں عالم الغیب والشہادہ ہوں لیکن

جہاں تک انسانی نظر کام کرتی ہے

جہاں تک دور سے میں نے ان کی ذات کو دیکھا اور قریب سے ان کی ذات کو دیکھا اس ذات کے متعلق علم حاصل کیا جو میری پیدائش سے پہلے بھی موجود تھی اور زندگی کا ایک بڑا حصہ گزار چکی تھی اور اس ذات کے متعلق بھی غور کیا جس نے میری زندگی کا وہ حصہ پایا جو ہوش کا زمانہ کہلاتا ہے اور علمی لحاظ سے بھی آپ کا جائزہ لیا آپ کی کتب کا مطالعہ بھی کیا آپ کے متعلق لکھنے والوں کی تحریروں کا جائزہ بھی لیا آپ کے متعلق خدا تعالیٰ کے بندوں کے تاثرات کو بھی سنا اور بعض دفعہ آپ کی ایسی خوبیوں میں جھانکنے کا بھی موقع ملا جو عموماً لوگوں کی نظر سے پوشیدہ رہتی تھی خط و کتابت کا بھی موقع ملا اور ایسی حالت میں ان کو دیکھا جبکہ عموماً انسان نظروں سے تو شرماتا ہے لیکن خط لکھتے وقت اپنی اندرونی کیفیات کو خود ظاہر کر دیا کرتا ہے تو ان سب جائزوں کے بعد میں یہ یقین رکھتا ہوں اور میں اس یقین کو خدا کے حضور ایک عاجزانہ عرض کے طور پر پیش کرتا ہوں کہ وہ ہمارے اس یقین کو سچا کر دکھائے کہ یہ

ہمارے بہت ہی پیارے وجود

بہت ہی بزرگ ساتھی جو چند دن ہوئے ہمیں حزیں بنا کر رخصت ہوئے ہیں۔ یہ اللہ کی نظر میں بھی متقی ٹھہریں خدا کی بھی محبت اور پیار کی نظر ان پر پڑ رہی ہو یہ راضیۃً مرضیۃً اپنے رب کے حضور حاضر ہوئے ہوں۔

آپ بھی قرآن کریم کی اس آیت کی مصداق اور ان تمام غلامان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گروہ کے مصداق کے مطابق جو اپنی اپنی جگہ یہ گواہی دیتے رہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً کلمہ گر تھے حضرت مسیح موعودؑ نے جو نور پایا جو فیض آپ کو عطا ہوا وہ بھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی رحمت اور برکت کے نتیجے میں حاصل ہوا اور آپ کو بھی اُسی فیض سے سیراب ہو کر آگے جاری کرنے پر مقرر فرمایا گیا اس لحاظ سے نیابت رسول میں آپ بھی کلمہ گر بنائے گئے اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو جو فیوض عطا ہوئے ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشان جھلکتے ہیں اور اس بات کا سب سے بڑھ کر آپ کو احساس تھا اتنا شدید احساس تھا کہ وہ احساس ہر وقت ذہن پہ حاضر رہتا تھا۔ میں نے مختلف حیثیتوں سے آپ کا جائزہ لے کر دیکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عشق اس احسان کے احساس کے ساتھ کہ میری زندگی کی کایا پلٹ دی ہے ہر وقت

آپ کے ذہن پر سوار رہتا تھا۔ یہی انگلستان کی بات ہے کہ برمنگھم میں ایک دفعہ بی۔ بی۔ سی I کے نمائندے نے آپ سے انٹرویو لیتے ہوئے اچانک سوال کیا کہ

آپ کی زندگی کا سب سے بڑا واقعہ

کیا ہے۔ بے تکلف سوچنے کے لئے ذرا بھی تردد نہ کرتے ہوئے آپ نے فوراً یہ جواب دیا کہ میری زندگی کا سب سے بڑا واقعہ وہ تھا جب میں اپنی والدہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کے مبارک چہرے پر نظر ڈالی اور آپ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ تھما دیا۔ اس دن کے بعد پھر آپ نے وہ ہاتھ کبھی واپس نہیں لیا مسلسل ہاتھ تھمائے رکھا ہے اور جو عظمتیں بھی آپ کو ملی ہے اس وفا کے نتیجے میں ملی ہیں۔ اس استقلال کے نتیجے میں ملی ہیں یکی پر اس صبر اختیار کرنے کے نتیجے میں ملی ہیں۔ وہ دیا ہوا ہاتھ تھا پھر کبھی واپس نہیں آیا۔ ہمیشہ اپنے ہاتھ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تابع فرمان کے طور پر زندہ رکھا۔ ہر علم کے میدان میں ہر جد وجہد کے میدان میں ہر اندرونی تجربے کے میدان میں آپ پر یہ احساس غالب رہا کہ میں نے ایک اللہ کے مامور کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا ہے اور جہاں تک میرا بس ہے جہاں تک میرے اندر خدا کی طرف سے یہ توفیق عطا ہوتی ہے میں اس کے تقاضے پورا کرتا رہوں گا اور خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ نہایت ہی عمدگی کے ساتھ نہایت ہی اہلیت کے ساتھ ان تقاضوں کو پورا کیا اور آپ کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو بار بار اللہ تعالےٰ نے آپ کو عطا فرمائی اور اس بار بار عطا ہونے میں بھی ایک کثرت کا نشان تھا جو آپ کو دیا گیا فرماتے ہیں :۔

"خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام دنیا میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنے سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمے سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھائے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے قدموں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ)

یہ پیشگوئی مختلف رنگ میں مختلف وجودوں کی شکل میں پوری ہوتی رہی ہے مگر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کو خصوصیت کے ساتھ ظاہری طور پر بھی اس کو پورا کرنے کا اس رنگ میں موقعہ ملا کہ آپ نے

اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور روشن نشانوں کی رُو سے

بسا اوقات سب کے منہ بند کر دئے سیاست کے میدان میں بھی، وکالت کے میدان میں بھی، اور تبلیغ کے میدان میں بھی ایسی عمدہ نمائندگی کی توفیق آپ کو عطا ہوئی کہ اپنے تو اپنے دشمن بھی بے ساختہ پکار اٹھے کہ اس بطلِ جلیل نے بلاشبہ غیروں کے منہ بند کر دئے ہیں۔ مذہبی دنیا میں جو آپ کو خدمت کی توفیق ملی۔ تبلیغ کے علاوہ اس میں جماعت کے بہت سے اہم مقدمات کو آپ نے اس عمدگی کے ساتھ چلایا اسس عمدگی کے ساتھ ان کی پیروی کی کہ بسا اوقات ایسے مشکل مقدمات تھے جن سے نکلنا ممکن نظر نہیں آتا تھا گویا بعض موقعوں پر یوں لگتا تھا کہ جماعت کے بعض افراد مقدمے کے چنگل میں پھنس چکے ہیں۔ لیکن بڑی حکمت، بڑی فصاحت و بلاغت بڑی قابلیت کے ساتھ آپ نے نمائندگی کے حق ادا کئے اور عظیم الشان معرکے جیتے ہیں اس میدان میں۔ پھر سیاست کی دنیا میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو عظیم خدمات سر انجام دینے کا موقعہ عطا فرمایا اور ہندوستان کی جو وکالت آپ نے انگریزی حکومت کے سامنے کی ہے وہ بھی تاریخ میں ہمیشہ سنہری حرفوں میں لکھی جائے گی اور کوئی مؤرخ جو تقویٰ اور دیانت سے کچھ بھی حصہ پا چکا ہو وہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان خدمات کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔

گول میز کانفرنس میں اس کے علاوہ بہت سے مواقع آئے۔ میں نے لسٹ تیار کروائی تو بہت لمبی ہو گئی تھی اس لئے یہ تو ممکن نہیں ہے اس چھوٹے سے خطبے میں چوہدری صاحب کی

ایک وسیع اور طویل اور بھرپور زندگی

کے سارے پہلوؤں کا ذکر کر دیا جائے۔ میں تو ضمناً چند باتیں بیان کر رہا ہوں جو آپ کو دعا کی تحریک کے طور پر اور اس تحریص کے طور پر یاد دلا رہا ہوں کہ آپ میں سے بھی ویسے پیدا ہوں اور میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان آیات میں لامتناہی ترقیات کے راستے کھولے گئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ذات اقدس سے بڑھ کر کوئی وجود متصور ہو ہی نہیں سکتا اور فرمایا اپنا ذکر کرنے کے بعد یہ بتا کر کہ خدا تم پر وحی نازل فرما رہا ہے سب کو صلائے عام دے دو اور کہہ دو کہ اب تم میں ہمت ہے تو آؤ ان رستوں کو اختیار کرو جن پر میں دوڑا تھا اور آؤ اور مجھے پکڑ کر دکھاؤ آؤ اور میری پیروی کر کے دکھاؤ اور یہ لامتناہی رستے ہیں کوئی روک نہیں ہے کوئی مصنوعی حدیں ایسی نہیں ہیں جو تمہارے لئے حد فاصل ثابت ہوں اس لئے دوڑنے کی تمہیں اجازت ہے اور دوڑنے کی تمہیں دعوت ہے لیکن ان رستوں پر چلنا پڑے گا ترقیوں کے لئے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے طے کر کے دکھائے ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف بڑھنے کی بھی کھلی اجازت ہے اور قدرِ امکان کے لحاظ سے کوئی روک نہیں ہے اگرچہ یہ بھی بڑی وضاحت کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ کبھی ایسا ممکن نہیں ہوگا کہ کوئی شخص آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے پیچھے چلتے ہوئے آپ سے آگے نکل جائے لیکن روکا نہیں گیا بلکہ بُلایا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے مقام کے آخری ہونے کو مایوسی کے لئے استعمال نہیں فرمایا بلکہ دعوتِ عام کے طور پر استعمال کیا ہے۔ تحریص کے طور پر استعمال فرمایا ہے۔ تو آپ سے ادنیٰ جتنے بھی بندے ہیں ان کے رستوں پر چل کر ان سے آگے نکلنے کے تو امکان بھی موجود ہیں تو

کتنی عظیم خوشخبری دی گئی اُمّتِ محمدیہ کو

اگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عظمت بھی تمہیں ان رستوں پر دوڑ کر جد وجہد سے روک نہیں رہی تو چھوٹے چھوٹے ادنیٰ ادنیٰ غلام ایسے ہیں ان کو تم کیسے آخری سمجھو گے۔ کیسے تم مایوس ہو جاؤ گے کہ یہ اتنی بلندیوں تک جا پہنچے ہیں کہ ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ فرمایا یہ کھلا ہوا راستہ ہے اور جہاں تک کلمات بننے کا تعلق ہے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم چند کلمات

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام)

NO 75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J. C. ROAD BANGLORE-56,0002
PHONE-228666.

محتاج دعا: اقبال احمد جاوید مع برادران جے۔ این روڈ لائنز اینڈ جے این انٹرپرائسز

بنانے نہیں آئے تھے ایک یا دو یا تین یا چار یا دس عشرہ مبشرہ ہو کر چلے جانے والے وجود نہیں تھے جو کلمات آپ کو عطا کرنے کی صلاحیت بخشی گئی ہے اگر تم اپنے حصے کے حق ادا کرتے رہو تو یہ صلاحیت لامحدود ہے قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا کہہ اے محمد! یہ اعلان کر کہ میرے رب کے کلمات جو عطا کئے جا رہے ہیں مجھے، میرے رب کے کلمات اتنے وسیع ہیں یعنی خدا تعالےٰ کی طاقتیں اتنی لامحدود ہیں یہاں کلمات کے معنیٰ طاقتیں بھی بن جاتا ہے۔ ایسے لامحدود خزانے ہیں خدا کے پاس اگر تم لینے والے بنو تو وہ خزانے کبھی ختم نہیں ہو سکتے گویا لامتناہی ترقیات کے رستے تمہارے لئے کھلے ہیں۔

تو میں اس لئے ذکر کر رہا ہوں کہ جہاں ایک طرف آپ کے دل میں دُعا کی تحریک پیدا ہو وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی پر نظر کرتے ہوئے جو میں نے پڑھ کے سنائی ہے اور اس منبع فیض کی طرف نگاہ دوڑاتے ہوئے

جنہیں خُدا تعالیٰ نے محمد کا نام آسمان سے عطا فرمایا تھا

صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور اس مبدء فیض کی طرف نگاہ کرتے ہوئے جسے قرآن کریم کہا جاتا ہے اور جس کے کلمات کبھی نہ ختم ہونے والے ہیں آپ مایوسی کا کوئی خیال دل میں نہ آنے دیں یہ وہم دل سے نکال دیں کہ ایک ظفر اللہ خان ہمیں چھوڑ کے جا رہا ہے تو آئندہ کے لئے ظفر اللہ خان پیدا ہونے کے راستے بند ہو گئے ہیں بکثرت اور بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے عظیم الشان غلاموں کی خوشخبریاں دی گئی ہیں جو آتے چلے جائیں گے ہمیشہ اور ایک گزرے گا تو دوسرا اس کی جگہ لینے کے لئے آگے بڑھے گا۔ آپ اپنی ہمتوں کو بلند کریں ان تقویٰ کی راہوں کو اختیار کریں جو حضرت چوہدری صاحب اختیار کرتے رہے ان دعا کی خصلتوں سے مزین ہوں جن سے وہ خوب مزین تھے وہ صبر اور وہ ہمت پیدا کریں جو آپ کی ذات کا خاصہ تھے اور اللہ تعالےٰ کی محبت اور پیار میں اسی طرح رنگین ہو جائیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر رنگین ہونے کی کوشش کریں جس طرح چوہدری صاحب کو اللہ تعالےٰ نے اپنی محبت کے خاص رنگ عطا فرمائے تھے۔

تو جماعت کے لئے تو ترقی کے کوئی رستے بند نہیں ہو سکتے کسی ایک وصال کے بعد کوئی نہیں جو یہ کہہ سکے کہ اب آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ وہ ایک ہی تھا جس جیسا پیدا ہوا نہ ہو سکتا ہے نہ ہوگا اور وہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تھے لیکن

ایک ہونے کے باوجود لامتناہی کلمات پیدا کرنے کی صفات

آپ کو بخشی گئی تھیں پس ان کلمات میں سے آپ بھی تو بننے کی کوشش کریں۔

چوہدری صاحب کی ذات کے جو مختلف پہلو میں بیان کرنے چاہتا تھا وہ اتنے زیادہ وسیع نکلے کہ پھر مجھے ان میں سے بھی انتخاب کرنا پڑا چند کا اور جو چند کا انتخاب کیا ہے وہ بھی پوری طرح غالباً اس چھوٹی سی مجلس میں بیان نہیں ہو سکتے۔

آپ کو خدا تعالےٰ نے ایک ایسی عظمت عطا فرمائی تھی کہ جتنے بھی منصب آپ کو ملتے تھے وہ منصب ہمیشہ آپ سے چھوٹے نظر آتے تھے اور وہ منصب آپ کو چھوٹا نہیں دکھا سکے کبھی آپ کی ذات میں حوصلہ تھا وسعت تھی اور کسی منصب پر بیٹھ کر یہ نہیں لگتا تھا کہ منصب نے آپ کو اونچا کر دیا ہے بلکہ حقیقت میں آپ ہمیشہ ان مناصب کو اونچا سمجھتے رہے ان کے معیار کو بڑھاتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ منصب جب آپ نے چھوڑے تو پہلے سے زیادہ بلند مقام پر دکھائی دیا کرتے تھے اور یہ خدمت عجز کے نتیجے میں ان کو عطا ہوا کرتی ہے اگر گہری نظر سے آپ غور کریں تو عجز اور حوصلے کی وسعت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں ایک جاہل اور کم فہم سرسری نگاہ رکھنے والا یہ سمجھتا ہے کہ سر او نچا کرنے کے نتیجے میں بلندیاں بھی عطا ہوتی ہیں اور وسعتیں بھی عطا ہوتی ہیں لیکن فطرت انسانی سے واقفیت رکھنے والا جس نے قرآن کریم سے فطرت انسانی کے راز سیکھے ہوں وہ اس حقیقت کو خوب جانتا ہے کہ

عجز ہی میں بلندی ہے

اور عجز ہی میں وسعتیں ہیں۔ یہ دونوں مضامین روزانہ پانچ وقت کی نماز کی ہر رکعت ہمیں بتاتی ہے۔ پہلے عجز کا اظہار ہم رکوع کی صورت میں کرتے ہیں اور وہاں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھتے ہیں یعنی وسعتوں کی طرف خدا تعالےٰ ہمارے ذہن کو منتقل فرما دیتا ہے کہ تم جھکے ہو تو تمہیں وسعتیں نصیب ہوں گی کیونکہ رب عظیم کے سامنے تم جھکے ہو اور دوسری حرکت جو عجز و انکسار کی طرف کرتے ہیں جو منتہا ہے ان حرکتوں کا وہ سجدے کی حرکت ہے اور وہاں خدا تعالےٰ یہ سکھاتا ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہ تم جھکے ہو تو بلندیوں کی طرف جھکے ہو کیونکہ رب اعلیٰ کی طرف جھکے ہو۔

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ عملاً ان دونوں باتوں سے ان دونوں رازوں سے خوب واقف تھے چنانچہ ان کی عظمتیں اور ان کی رفعتیں دونوں ان کو عجز کے نتیجے میں نصیب ہوئیں اور بے پناہ ان کے اندر

خدمتِ دین کا جذبہ

تھا اور کوئی دنیا کا منصب اس سے ان کو روک نہیں سکتا تھا اور دُنیا کے منصب کے نتیجے میں وہ اپنے آپ کو کبھی ایسے بلند سمجھتے ہی نہیں تھے کیونکہ ہمیشہ منصب دنیاوی اُن کو چھوٹا نظر آیا کرتا تھا کہ اس کے مقابل پر دین کی خدمت نسبتاً ادنیٰ نظر آئے یعنی وہ عجز جو عارف باللہ کا عجز ہوتا ہے وہ عجز ہے جس کی میں بات کر رہا ہوں۔ چنانچہ دین کی خدمت میں آپ اپنی بلندی دیکھتے تھے، دین کی خدمت میں ہی آپ کی ساری عظمتیں تھیں۔ چنانچہ ایک عجیب واقعہ ہے ہندوستان کی تاریخ کا کہ ۱۹۴۱ء میں آپ کو جب فیڈرل کورٹ آف جسٹس انڈیا کا جج مقرر کیا گیا ہے تو اُسی زمانے میں حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک کی تھی کہ مضافات قادیان اردگرد جو دیہات ہیں ان میں تبلیغ کے لئے لوگ اپنے آپ کو پیش کریں تو فیڈرل کورٹ کا جسٹس [illegible] اور [illegible] میں اردگرد دیہات میں تبلیغ کے لئے باقی سب مبلغین کے ساتھ مل کے جایا کرتا تھا اور ایک لمحہ کے لئے بھی اس کو خیال نہیں آیا کہ میری اتنی بڑی شان ہے، میرا اتنا بڑا مقام ہے کوئی دیکھے گا یا سنے گا تو کیا کہے گا یہ کیا کر رہا ہے؟

لیکن چھوٹے چھوٹے گاؤں ڈھپئی اور بھینی اور اٹھوال وغیرہ بے شمار چھوٹے چھوٹے گاؤں تھے جن میں

ایک عام خادمِ احمدیت کے طور پر

اِرشادِ نبویؐ

اِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ مَسْجِدِیْ هٰذَا اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ

(مسلم)

(ترجمہ)

میں آخری نبی ہوں اور میری یہ (مدینہ کی) مسجد آخری مسجد ہے۔

محتاج دعا ایکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (مہاراشٹر)

شامل ہوا کرتے تھے اور فخر کے ساتھ اس احساس کے ساتھ کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے سعادت نصیب ہو رہی ہے اور یہ تمنا محض ایسی خدمات کے لئے نہیں تھی جو تمام حالات میں سہولت کے ساتھ ادا ہو سکتی ہے بلکہ نہایت خطرناک خدمات کے لئے بھی اس قسم کی تمنا آپ کے دل میں تڑپا کرتی تھی۔

جب کابل میں ۱۹۲۴ء میں حضرت نعمت اللہ خان صاحب کو شہید کیا گیا تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے نام طلب کئے ان لوگوں کے جو تمام خطرات کو اچھی طرح بھانپتے ہوئے پھر وہ اس بات کا عہد کریں کہ وہ کابل میں جائیں گے اور ایک شہید کی بجائے وہ خدمات کو سرانجام دیں گے جو وہ شہید شہادت کی بناء پر مزید نہیں سرانجام دے سکا اور اس سلسلے کو وہ ٹوٹنے نہیں دیں گے یہ تھی اس کی روح اور جو نام پیش ہوئے اس وقت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ لاہور کے امیر تھے اُن نام پیش ہونے والوں میں

سب سے پہلا آپ کا نام ہے

جو الفضل میں شائع ہوا اور اس نام کو پیش کرتے ہوئے آپ نے جو خط لکھا ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں وہ خط ایسا خط ہے چونکہ وہ اپنے امام کو لکھ رہے تھے اس لئے باوجود طبیعت کی روکوں کے جن کا خود ذکر کر رہے نسبتاً زیادہ آسانی کے ساتھ کھل کر اپنی قلبی کیفیات کو ظاہر کر سکتے تھے ایسے موقعے پر آپ کی ذات کے اندر جھانکنے کا موقعہ ملتا ہے تقویٰ کی کن راہوں سے آپ گزر رہے تھے؟ کیا آپ کے قلبی جذبات اور کیا آپ کی کیفیات تھیں؟ جب آپ نے اپنے نام کو پیش کیا ہے اور کس طرح پھر تنقیدی نظر ڈالی ہے اپنی زندگی پر اپنی اندرونی کیفیات پر تجزیہ کیا ہے اس خوف کے ساتھ کہ کہیں میں ریاکاری کا مظاہرہ تو نہیں کر رہا۔ یہ ساری باتیں اس خط سے آپ کو نظر آئیں گی۔ یعنی اس خط کے آئینہ میں آپ کو نظر آئیں گی۔ وہ لکھتے ہیں:-

"سیدنا وامامنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

میری زندگی آج تک ایسی ہی گزری ہے کہ سوائے اندوہ و ندامت کے اور کچھ حاصل نہیں۔ (بڑی کامیاب زندگی آپ کی گزار رہے تھے سیاست میں بھی آپ کو دخل ہو چکا تھا آپ کی قابلیت کا شہرہ بھی پھیل رہا تھا ہندوستان میں اور ہندوستان کے باشعور طبقوں کی نگاہیں اُٹھ رہی تھیں آپ کی طرف اس ساری زندگی میں سے گزرتے ہوئے جو ماحصل تھا آپ نے اپنے ذاتی تجزیے کا اپنے آپ کو کس مقام پر دیکھ رہے تھے اس کا اظہار ہوتا ہے) میں اکثر غور کرتا ہوں کہ یہ بھی کوئی زندگی ہے سوائے روزی کمانے کے کسی اور کام کی فرصت نہ ملے۔ (حالانکہ امارت لاہور کے بھی بھرپور فرائض سرانجام دے رہے تھے اس وقت) اور دنیا کے دھندوں میں پھنسا ہوا انسان طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا رہے۔ آج جو ایک خوش قسمت کے محبوب حقیقی کے ساتھ وصال کی خبر آئی تو جہاں دل میں ایک شدید درد پیدا ہوا وہاں یہ بھی تحریک ہوئی کہ تمہارے لئے یہ موقعہ ہے کہ اپنی ناکارہ زندگی کو کسی کام میں لاؤ اور اپنے تئیں افغانستان کی سرزمین میں حق کی خدمت کے لئے پیش کر دو پھر میں اچانک رُکا کہ کیا یہ محض میرے نفس کی خواہشِ نمائش تو نہیں کہ اس یقین پر کہ مجھے نہیں بھیجا جائے گا اپنے تئیں پیش کرتا ہوں اور میں نے اپنے ذہن میں ان مصائب اور مشکلات کا اندازہ کیا جو اس رستے میں پیش آئیں گی اور اپنے تئیں سمجھایا کہ فوری شہادت ایک ایسی سعادت ہے جو ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی اور کیا تم محض اس لئے اپنے تئیں پیش کرتے ہو کہ جاتے ہی شہادت کا درجہ حاصل کر لو اور دنیا کے افکار سے نجات حاصل کرو یا تمہارے اندر یہ ہمت ہے کہ ایک لمبا عرصہ زندہ رہ کر ہر روز اللہ تعالیٰ کے رستے میں جان دو اور متواتر شہادت سے منہ نہ موڑو۔

حضور انور! میں کمزور ہوں، سست ہوں آرام طلب ہوں لیکن غور کے بعد میرے نفس نے یہی جواب دیا ہے کہ میں نمائش کے لئے نہیں، فوری شہادت کے لئے نہیں دنیا کے افکار سے نجات کے لئے نہیں بلکہ گناہوں کے لئے توبہ کا موقعہ میسر کرنے کے لئے اپنی عاقبت کے لئے ذخیرہ جمع کرنے کے لئے

اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے

اپنے تئیں اس خدمت میں پیش کرتا ہوں اگر مجھ جیسے نابکار گنہگار سے اللہ تعالیٰ یہ خدمت لے اور مجھے یہ توفیق عطا فرمائے کہ میں اپنی زندگی کے بقیہ ایام اس کی رضا کے حصول میں صرف کر دوں تو اس سے بڑھ کر میں کسی نعمت اور کسی خوشی کا طلبگار نہیں حضور میں مضمون نویس نہیں اور حضور کی بارگاہ میں تو نہ زبان یاری دیتی ہے نہ قلم جیسے کسی نے کہا ہے ؎

بے زبانیٰ ترجمانِ شوق بے حد ہو تو ہو ؛ ورنہ پیشِ یار کام آتی ہیں تقریریں کہیں

(یہ حضرت مولانی کا شعر ہے جو آپ نے نوٹ کیا ہے) اس لئے اسی پر بس کرتا ہوں کہ جس وقت حضور حکم فرمائیں افغانستان کے لئے روانہ ہونے کو تیار ہوں اور فقط حضور کی دعاؤں اور اللہ کی رضا کا طلبگار ہوں۔

حضور کا ادنیٰ غلام

خاکسار: ظفر اللہ خان

یہ آپ کا انکسار تھا یہ آپ کا جذبۂ خدمت تھا اور اللہ کی ذات کے ساتھ محبت تھی دراصل اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا خوف کہ جو آپ کے سر پر سوار رہا کرتا تھا اور خدا تعالیٰ کے پیار کی حصول کی خواہش یہ دو وہ جذبات تھے جو چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو ساری عمر ایک منزل سے دوسری منزل کی طرف رواں دواں رکھتے رہے۔ یہ وہ قوت تھی جس سے آپ نے تمام عمر حرکت حاصل کی ہے۔ توانائی کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی محبت تھی اور یہ سرچشمہ جس کو نصیب ہو جائے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے لامتناہی نعمتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ہر قدم پر خدا تعالیٰ کی طرف سے راہنمائی نصیب ہوتی ہے۔ اللہ کا خوف ان معنوں میں کہ خدا کی محبت سے محروم ہونے کا خطرہ اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی حرص ان معنوں میں کہ کچھ ایسے کام کرنے کی توفیق ملے کہ اللہ تعالیٰ محبت اور پیار سے ہمیں دیکھنے لگے یہ

دو بنیادی قوتیں

جن سے مومن کو ہر ترقی نصیب ہوتی ہے اس کی دعائیں بھی اس زور کے ساتھ بلند ہوا کرتی ہیں، اس کے کاموں کو رفعتیں ملتی ہیں اس کی کوششوں کو پھل نصیب ہوتے ہیں، خطرات سے وہ بچایا جاتا ہے اور غیر معمولی تائید الٰہی کے نشان اس کو عطا کئے جاتے ہیں اور خدا کی راہ میں قربانی کے جو مختلف مظاہر ہیں خواہ اس کا نام آپ چندہ رکھ لیں۔ خواہ اس کا نام وقت کی خدمت، جان کی قربانی عزت کی قربانی۔ یہی وہ جذبے ہیں جن کا نام حقیقت میں تقویٰ ہے اور اسی تقویٰ سے یہ ساری نیکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ تبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے الہاماً بتایا ع

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

آپ نے ایک شعر کہنے کے لئے ایک مصرعہ کہا کہ ع

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

ایسا پیارا معرفت کا نقطہ تھا ابھی آپ دوسرا مصرعہ کہہ نہیں پائے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوسرا مصرعہ الہام ہوا

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

تو جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ تقویٰ کی جڑ سے اس طرح چمٹے رہے ہیں ساری عمر کہ

اَصْلُھَا ثَابِتٌ کا مضمون

دکھائی دیتا تھا جڑوں کے لحاظ سے مضبوط تھے، ثابت قدم تھے، وفادار تھے جرأت کے ساتھ اس پر قائم رہے طبیعت میں کوئی دوغلاپن نہیں تھا زبان سے کچھ اور عمل سے کچھ اور اس قسم کے تضاد کا آپ کی ذات میں کلیتہً فقدان تھا۔

چنانچہ اس کے بعد جو آپ کو خدمات کی توفیق ملی ہے وہ ایک طبعی نتیجہ تھا اس کا۔ اُس میں کسی اور جُستجو کی ضرورت نہیں رہتی۔ جس کو یہ دو چیزیں نصیب ہو جائیں، یعنی تقویٰ کا یہ ماحصل، مِل جائے کہ خدا کی محبت کھونے کا خوف اور اس کی محبت حاصل کرنے کی تمنا تو اس کے لئے باقی سب چیزیں آسان ہو جاتی ہیں۔ باہر سے دیکھنے والے کو لگتا ہے کہ بڑی قربانی ہو رہی ہے، بڑا زور مار رہا ہے۔ قدم قدم پہ اس کی یہ تمناؤں کا خون ہو رہا ہے۔ مصیبتوں اور دکھوں میں مبتلا ہے۔ لیکن ایسا انسان اندرونی کیفیت میں خود جانتا ہے کہ بس وہ پہلی دو چیزیں تھیں جو مشکل تھیں۔ فی الحقیقت تقویٰ کے مفہوم کو سمجھ کر اس کو چمٹے رہنا۔ یہ ہے سب سے مشکل مقام۔ بعد میں تو سب منازل آسان ہو جاتی ہیں۔

حیرت انگیز زندگی ہے اتنی بھرپور ہے کہ چند دن ہوئے ایک ایم۔ پی (M.P.) ملنے کے لئے آئے۔ چوہدری صاحب کا افسوس کر رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ تو ایک ذات کا افسوس کر رہے ہیں۔ وہ تو ایک ذات کے طور پر زندہ نہیں رہے۔ اُن کے اندر تو کئی شخصیتیں زندہ تھیں

بیک وقت انہوں نے بہت سی زندگیاں گزاری ہیں۔

اور پھر خدا کے فضل سے لمبے عرصے تک مسلسل کئی شخصیتیں ان کے اندر بھرپور زندگی گزارتی رہیں۔ لوگ ان کو ایک خشک سیاستدان کے طور پر بھی دیکھتے رہے۔ اور ساری عمر یہی سمجھتے رہے۔ اور اس لحاظ سے بھی وہ سمجھتے تھے کہ وہ انہوں نے بھرپور زندگی گزاری۔ لیکن کچھ لوگوں نے ان کو ایک صاحب دل طور پر، ایک نہایت ہی نازک جذبات رکھنے والے انسان کے طور پر بھی دیکھا ایسا انسان جس کے اندر یہ طاقت نہیں تھی کسی غریب کا دُکھ برداشت کر سکے۔ جس کے حوصلے بلند ہونے کے باوجود یہ حوصلہ نہیں تھا کہ انسانیت کو سسکتا ہوئے دیکھنے اور بے حسی سے گزر جائے۔ ان پہلوؤں سے حوصلے کا قد بہت ہی چھوٹا تھا۔ بلکہ زمین کے ساتھ بچھا ہوا تھا۔ اور عجز کے ایک یہ بھی معنی ہیں۔ روحانی اصطلاح میں اور اسلامی اصطلاح میں کہ جہاں تک دنیا کے دُکھوں کا تعلق ہے ان کے احساس کے لحاظ سے اپنے حوصلوں کو پست کر دو تاکہ تم بھی رحمۃ للعالمین بن سکو۔ اس جہت میں جتنی بھی نیکیاں عطا ہوتی ہیں وہ اس قسم کے حوصلوں کی پستی سے عطا ہوتی ہیں۔

چنانچہ حیرت کی بات ہے کہ آپ نے جتنے

خدمتِ خلق کے کام

کئے ہیں دوسری ذمہ داریوں کے علاوہ ان کا شمار اگر کیا جائے تو میرے خیال میں ایک بھی انسان اس وقت ایسا نہیں ہے جو یہ کہہ سکے کہ میں نے سارے وہ شمار کر لئے ہیں۔ کیونکہ کچھ ظاہر بھی تھے اور مخفی بھی تھے اور اس کثرت کے ساتھ مختلف جہتوں میں پھیلے ہوئے تھے آپ کی خدمت کے کام کہ عملاً کسی کے لئے ممکن ہی نہیں ہے اس وقت کہ وہ شمار کر سکے۔ ان کا کا خدمات میں ذکر نہیں ملتا۔ ان ٹرسٹ میں ذکر نہیں ملتا جو ٹرسٹ انہوں نے قائم کئے تھے۔ اس کثرت کے ساتھ آپ نے غرباء کی خدمت کی ہے ضمناً جب بعض اوقات مجھے واسطہ پڑتا تھا اس وقت دکھائی دیتا تھا یہ معاملہ۔ یعنی بعض ایسے غرباء تھے جنہوں نے خود آکر ضمناً ذکر کیا کہ اس تکلیف میں مبتلا تھے چوہدری صاحبؓ کو صرف اطلاع بھیجی اور اس کے نتیجے میں اس کے بعد پھر اس معاملے میں ہمیں کوئی فکر نہیں ہوئی۔ غرباء یتامیٰ۔ مزدور غریب کسان۔ مفلوج لوگ، بعض بیماریوں میں مبتلا۔ ہونہار طالب علم جو غریب تھے۔ لیکن اتنی جہتوں میں آپ نے خدمتِ خلق کا کام کیا ہے اور پھر یہی نہیں بلکہ اداروں کو بھی کھلے ہاتھ سے دیا کرتے تھے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ساری زندگی کی کمائی اِدھر خرچ ہو رہی ہے۔ اور پھر جب آپ جماعتی چندوں پہ نگاہ ڈالتے ہیں اور جماعتی خدمات پر نظر کرتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ساری کمائی اِس کے سوا کہیں خرچ ہی نہیں ہوری۔ ایسی وسیع حوصلگی کے ساتھ آپ نے چندے دئے ہیں اس وقت

بقیہ

لندن مشن کی ساری عمارتیں

ہیں یہ ان کی ذاتی کوشش سے کلیتاً ذاتی آمد سے آپ نے یہ سارے مصارف ادا کئے ہیں۔ یہ مشن ہاؤس، یہ ہال، یہ چھوٹا ہال عورتوں کے لئے، یہ عمارت رہائشی یہ ساری خدا کے فضل کے ساتھ ان کو توفیق ملی۔ اور اپنے لئے ایک چھوٹا سا کمرہ رکھا ہوا تھا بس اُسی میں ان کی گزر اوقات تھی۔ اور وہ بھی آخری وقت تک نہیں رہی۔ جب جماعت کو ضرورت پیش آئی ہے آخر یہ یا شاید اس لئے کہ وہ سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتے تھے زیادہ۔ تو بہرحال وہ بھی چھوڑ کے چلے گئے تھے۔ اور اس کے علاوہ بھی مختلف وقتوں میں جب تحریکات ہوئی ہیں خصوصاً حضرت مصلح موعودؓ کے زمانے میں۔ جب ساری جائیداد پیش کرنے کی تحریک ہوئی اس وقت آپ اولین میں سے تھے ساری جائیداد پیش کرنے میں۔ اور جس طرح کہ ان کے اندر تقویٰ اور نیکی تھی صاحب عزم تھے۔ ظاہر ہے اس خطہ سے بھی جو میں نے پڑھ کے سنایا ہے جب آپ نے وقف کیا تھا تو مراد یہی تھی کہ ایک پائی کی جائیداد بھی میں اپنے لئے نہیں رکھوں گا۔ اور اس بات کے لئے تیار تھے۔ جن خطرات کے پیشِ نظر حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک کی وہ خطرات پیش نہیں آئے اس لئے وہ جائیداد نہیں لی گئی یہ مجھے علم ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی جب بھی جتنی ضرورت پیش آئی ہے کبھی ایک لمحہ کا بھی تردد آپ نے محسوس نہیں کیا بلکہ کوشش یہ ہوتی تھی کہ حضرت مصلح موعودؓ خود معین کر دیں۔ اس طرح لے لیں جیسے آپؓ کی ہی چیز ہو یہ کیفیت تھی آپ کے چندوں میں جو ہمیشہ اسی طرح رہی۔ اور

سیاست کی بھرپور زندگی

تو اتنی وسیع زندگی ہے کہ اس میں سے ساری باتوں کا ذکر تو ویسے ہی ممکن نہیں۔ قوموں پر جو احسان کرنے کی خدا تعالیٰ نے آپ کو توفیق عطا فرمائی کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ کثرت سے دوسرے بھی برکت حاصل کریں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔" خدا تعالیٰ نے آپ کو ایک ایسے مقام پر پہنچایا جہاں واقعتاً ہر قوم نے اس سرچشمے سے پانی پیا۔ یعنی یونائیٹڈ نیشنز۔ (UNITED NATIONS) کی آپ کو صدارت نصیب ہوئی۔ اور وہ دور یونائیٹڈ نیشنز کی تاریخ میں اگر کسی ایک تاریخ کے ساتھ یاد کیا جائے تو وہ یونائیٹڈ نیشنز کا اخلاقی دور کہلائے گا۔ تمام اسلامی اخلاقی قدروں کو آپ نے وہاں نافذ کیا ہے اور وہ ایک دور تھا جب کہ دہریہ سیاستدان بھی جو حصّہ لیا کرتے تھے یونائیٹڈ نیشنز میں وہ بھی احترام سے اور سنبھل کر بیٹھا کرتے تھے۔ اور کوئی بدخلقی کی بات نہیں کیا کرتے تھے۔ یہ جو ہوٹنگ یا تماشہ بینی اور تحقیر کے الفاظ استعمال کرنا، غصے میں آپے سے باہر ہو جانا یہ ساری حرکتیں اس وقت یونائیٹڈ نیشنز میں مسدود تھیں۔ اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا، قرآن کریم سے استنباط کرنا اور اخلاقی تعلیم دیتے چلے جانا قطع نظر اس کے کہ کوئی مانتا بھی ہے کہ نہیں آپ کو یا قرآن کریم کو، یہ آپ کا شیوہ تھا۔ ایسی جرأت خدا نے عطا فرمائی تھی اور

بات میں ایسی عظمت تھی

کردار کے نتیجے میں۔ کیونکہ بات کو عظمت تو کردار سے نصیب ہوا کرتی ہے۔ لفاظی سے نہیں ہوا کرتی تو اس کے نتیجے میں غیروں پر بھی رُعب پڑتا تھا چنانچہ ایک دفعہ چوہدری صاحب نے مجھ سے خود دلچسپ ذکر کیا بے تکلفی کی باتیں ہو رہی تھیں کھانے پر کہ حیرت ہوتی تھی کہ وہ لوگ جن کا کوئی دین سے تعلق نہیں، مذہب سے کوئی تعلق نہیں میرے ساتھ خدا تعالیٰ نے اُن کو اچھا سلوک کرنے کا پابند فرما دیا۔ کیونکہ وہ ہر بات اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھتے تھے اس لئے ذکر ہمیشہ اسی رنگ میں کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہے احسان ہے کہ اس نے اُن کے دل میں ایک رُعب سا ڈال دیا تھا اور وہ میری باتوں کو مانتے تھے حالانکہ بظاہر کوئی حق نہیں،

تھا میرا اس طرح ان کو پابند کرنے کا اطاعت کے۔ پریذیڈنٹ کی حیثیت معلوم ہے، معروف ہے لیکن سیاست کی دنیا میں جو توقعات کی جاتی ہیں ایک پریذیڈنٹ کے رعب داب کے تعلق وہ عملاً نہیں ہوا کرتا آزاد ممالک ہیں بیٹھی ہیں آپس تو سب کچھ بھول جاتے ہیں کون بیٹھا ہے؟ نظم و ضبط کیا ہوتا ہے؟ اور وقت کی پابندی کہ دانا یہاں تک بھی آپ کو آداب سکھانے پڑے وہاں۔ اور بلا شبہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کلام ایک ذات میں بھی پورا ہوا ہے۔ ویسے تو بکثرت ایسے احمدی ہیں جن سے قوموں نے فائدے اٹھائے ہیں۔ لیکن وہاں

ایک ذات میں یہ ساری باتیں اکٹھی ہو گئیں۔

ایک سرچشمے سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی پر فخر کیا کرتا تھا تمام اقوام عالم نے فائدہ اٹھایا اور سیراب ہوئیں اور پھر قوموں کی بھرپور خدمت میں آپ کو خدا تعالیٰ نے ایسے ایسے مواقع نصیب فرمائے کہ وہ وقت ایسا تھا جب کہ نئی تاریخ کی شکلیں بن رہی تھیں۔ یہ جو جدید تاریخ ہے آج کی اس کی بنیادیں ڈالی جا رہی تھیں اس دور میں جبکہ آپ کو یونائیٹڈ نیشنز میں پیش ہونے کا موقعہ عطا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک ممبر کی حیثیت سے ایک نمائندے کی حیثیت سے یا بعد ازاں ایک صدر کی حیثیت سے۔ چنانچہ ایک لمبے دور تک، جب آپ پاکستان کے وزیر خارجہ بنے ہیں اس وقت سے یونائیٹڈ نیشنز کی صدارت تک پہنچنے کے درمیان کا جو عرصہ ہے یہ عرصہ ایک بہت ہی اہم عرصہ ہے جس میں نئی تاریخ بن رہی تھی۔
چنانچہ

عربوں کی خدمت

کا آپ کو موقعہ ملا۔ فلسطین کے معاملے میں۔ اور ایسی عظیم الشان خدمت کی توفیق ملی کہ عرب اٹھ اٹھ کر آپ کے ہاتھ چومتے تھے بڑے بڑے سربراہ اور اپنے اپنے ممالک میں بڑی عظمتوں کے مالک اور اس بات پر فخر کرتے تھے اس قدر محبت تھی، اتنا پیار تھا کہ جو ان میں سے وفادار تھے انہوں نے آخری دم تک اُس کو نبھایا ہے صرف فلسطین کا معاملہ نہیں تھا۔ مراکو کی خدمت کی توفیق ملی۔ ٹیونیشیا کی خدمت کی توفیق ملی۔ جارڈن کی خدمت کی توفیق ملی، سوڈان کی خدمت کی توفیق ملی، اور اس کے علاوہ بکثرت ممالک تھے، صرف مسلمان ممالک ہی نہیں بلکہ بہت سے دیگر ممالک بھی۔ جن کے حق میں آپ نے باتیں کہیں جن کے حق حاصل کرنے میں آپ نے مدد کی۔ مسلمان ممالک میں انڈونیشیا کی خدمت کی بھی توفیق ملی آپ کو اور وہ یونائیٹڈ نیشنز میں آپ کی تقاریر کا جو ریکارڈ ہے وہ دو سال قبل میں نے بڑی محنت سے کوشش کر کے وہ حاصل کر لیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدا نے ایک سبیل بنا دی اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے ذریعے وہ سارا ریکارڈ مجھے مل گیا ہے۔ کیونکہ خواہش یہ تھی کہ چوہدری صاحب کی ان تاریخی خدمات کو وقتاً فوقتاً دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا رہے کیونکہ بعض لوگ تو خیر بھول جاتے ہیں بعض لوگ الٹی باتیں ایجاد کر لیا کرتے ہیں۔ یعنی جہاں مسلمان ممالک کی خدمت کی ہے وہاں یہ الزام لگانے والے بھی بد قسمت ہیں کہ مسلمان ممالک کے مفاد کے خلاف کوشش کی نعوذ باللہ من ذالک تو میں نے تو اس نیت سے اس کو اکٹھا کیا تھا۔ لیکن اب جب اس کو وقتاً فوقتاً دنیا کے سامنے پیش کرنے کا موقعہ ملے گا تو جو بھولے ہوئے ہیں معصومیت میں اپنی ان کو بھی یاد آ جائے گا کہ کوئی ایک ایسا انسان

ایک درویش صفت خدا کا بندہ

تھا جس نے بے لوث خدمتیں کی ہیں ملکوں اور قوموں کی۔

بہر حال یہ تو بہت ہی ایک لمبی فہرست ہے اور لمبا ذکر ہے۔ میں اپنے ذاتی تاثرات بیان کر رہا تھا اور میں اُسی پر پھر بات ختم کرنی چاہتا ہوں۔ کہ چوہدری صاحب کے ساتھ میری خط و کتابت بھی بہت رہی ہے اور میں جانتا ہوں کہ بہت ہی نرم دل تھا خشیت تھی اللہ تعالیٰ کی اور خشوع خضوع تھا۔ مجھے آپ کے ساتھ اکٹھے نماز پڑھنے کی بھی توفیق ملی ہے کبھی میں لاہور جاتا تھا تو ہمیشہ بڑی محبت سے بلایا کرتے تھے اور کبھی یہ ہو نہیں سکتا تھا کہ وہ لاہور میں ہوں اور میں ملے بغیر یا آپ کے ساتھ کھانا کھائے بغیر یا آپ کے ساتھ کچھ وقت گزارے بغیر واپس جا سکوں۔ کیونکہ مجھے اجازت نہیں تھی ان کے شکوے کی اور وہ اس بات کو سے یقیناً بہت شاکی ہو جایا کرتے تھے۔ اس لئے جب ہم نماز پڑھتے تھے تو مجھے کہا کرتے تھے کہ تم نماز پڑھاؤ اور اس وقت جو ان کی کیفیت ہوتی تھی قریب سے حرف سننے کا سوال نہیں وہ محسوس ہونے لگتی تھی عجیب خشوع خضوع تھا ان کی نمازوں میں اور ہر لفظ جو ادا کرتے تھے ایک ایک لفظ موتی کی طرح سجا کر خدا کے حضور پیش کیا کرتے تھے۔ گویا التحیات للہ کا مفہوم سمجھ رہے ہیں۔ جانتے ہیں کہ عبادت تبھی قبول ہو گی اگر تحفہ کے طور پر پیش کریں گے ورنہ بے معنی ہو جائے گی۔ پھر وہ پرائیویٹ مجلسوں میں جو گفتگو ہوا کرتی ہے مختلف پہلوؤں سے ان کی طبیعت میں جھانکنے کے موقعہ ملا۔ پھر خط و کتابت کے ذریعے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ان کے خطوط ایسے ہیں جو بڑے سنبھال کے میں نے رکھے ہوئے ہیں۔ لیکن چونکہ ان کا مزاج نہیں تھا کہ لوگوں کو ان کی بعض اندرونی کیفیات کا پتہ چلے صرف چند دوستوں کے ساتھ چند آدمیوں سے وہ بے تکلف ہو جاتے تھے خطوں کے وقت اور ہر خط میں

ان کی انکساری کا پہلو اتنا حیرت انگیز ہے

کہ جو خط پڑھنے والے کو شرمندہ کر دیا کرتا تھا۔ بے حد عجز و انکساری۔ اسی وجہ سے ان کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص تعلق عطا ہوا ہوا تھا۔ اور جب خلافت کے بعد خدا تعالیٰ نے مجھے پہلا کشف دکھایا ہے تو تعجب کی بات نہیں کہ

پہلے کشف میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ہی دکھائے گئے

اور وہ بھی ایک عجیب کشف تھا میں حیران رہ گیا کیونکہ اس قسم کی باتوں کی طرف ذہن انسان کا جا ہی نہیں سکتا عموماً۔ ایک دن یا دو دن خلافت کے گزرے تھے۔ تو کسی نے پوچھا مجھ سے کہ آپ کو خلیفہ بننے کے بعد کوئی الہام کوئی کشف وغیرہ ہوا میں نے کہا مجھے ابھی تک تو کچھ نہیں ہوا بس میں گزر رہا ہوں جس طرح بھی خدا تعالیٰ فرما رہا ہے سلوک ٹھیک ہے۔ تو اس کے چند دن کے بعد ہی میں نے صبح کی نماز کے بعد کشفاً بڑے واضح طور پر ایک نظارہ دیکھا کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب لیٹے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے باتیں کر رہے ہیں اور میں وہ باتیں سن رہا ہوں۔ اور فاصلہ بھی ہے مجھے یہ علم ہے کہ لیٹے لندن میں ہوئے ہیں لیکن جس طرح فلموں میں دکھایا جاتا ہے قرب کہ ٹیلیفون کہیں دور اور ہو رہے ہیں اور سن رہا ہے گویا کہ اس قسم کے نظارے کیمرے کے ٹرک سے ہو جاتے ہیں۔ تو کشفاً یہ دیکھ رہا تھا کہ چوہدری صاحب اپنے بستر پر لیٹے ہوئے اللہ تعالیٰ سے باتیں کر رہے ہیں کچھ اور میں سن بھی رہا ہوں اور اس پر ایک ذہنی تبصرہ بھی ہو رہا ہے ساتھ لیکن گویا میری آواز وہاں نہیں پہنچ رہی تو اللہ تعالیٰ نے چوہدری صاحب سے یہ پوچھا کہ آپ کا کتنا کام باقی رہ گیا ہے۔ تو چوہدری صاحب نے عرض کیا کہ کام تو چار سال کا ہے لیکن اگر آپ ایک سال بھی عطا فرما دیں تو کافی ہے یہ سن کر مجھے بہت سخت دھکا لگا اور میں یہ کہنا چاہتا تھا چوہدری صاحب کو کہ آپ چار سال مانگیں خدا تعالیٰ سے یہ کیا کہہ رہے ہیں کہ ایک سال بھی عطا ہو جائے تو کافی ہے مانگ رہے ہیں خدا سے اور کام چار سال کا بیان کر رہے ہیں اور پھر کہتے ہیں ایک سال ہی کافی ہے مجھے اس سے بے چینی پیدا ہوئی لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اس نظارے میں اپنی بات پہنچا نہیں سکتا تھا صرف سن رہا تھا کہ یہ گفتگو ہو رہی ہے وہ میں نے پھر دوسرے دن ہی چوہدری حمید نصر اللہ صاحب اور ان کی بیگم کو لکھ کر بھیج دیا اور مجھے اس سے تشویش پیدا ہوئی کہ ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ لمبی زندگی نہ دے لیکن کام کا صرف ایک سال ہی ملے چنانچہ ایسا ہی ہوا ہے ۱۹۸۳ء میں آپ پر شدید بیماری کا حملہ ہوا اور اس وقت تک جو وہ کام کر سکے ہیں عملاً اس کے بعد پھر رفتہ رفتہ بالکل کام سے الگ ہو گئے کہ یعنی بھرپور کام صرف ایک سال توفیق ملی ہے پھر آپ کو پاکستان جانا پڑا بیماری کی وجہ سے۔ اور اس کے بعد پھر طبیعت گرتی چلی گئی ہے۔ کمزور ہوتی چلی گئی ہے پھر صرف مطالعہ پر آ گئے تھے آخر پہ اور چار سال تو اس وقت کے بعد نہیں ملے لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ جو شدید بیماری کا حملہ

ہوا ہے جس پر ڈاکٹروں نے کہا کہ بچنے کے کوئی آثار نہیں ہیں یہ دوبارہ ہوا ہے اس کشف کے

دو سال کے بعد

یعنی ۸۲ء میں جب میں لندن میں تھا تو فروری کراچی میں یہ مجھے اطلاع ملی کہ اچانک شدید ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو کوئی بچنے کی صورت بظاہر نہیں رہی۔ اس وقت مجھے یقین دلایا اللہ تعالیٰ نے ڈالا۔ دعا کی تو بہت کی۔ لیکن پھر رات رویا میں خدا تعالیٰ نے دکھایا کہ ایک خط آیا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے چوہدری صاحب کی اس بیماری کے متعلق جو میں پڑھ رہا ہوں اور صرف ایک فقرہ ہے جس پر نظر جمی ہوئی ہے۔ اور اس فقرے کا مفہوم یہ ہے کہ میں زندہ بھی کرتا ہوں اور بوجھ کو اتارنے کی راہیں مہیا بھی کر دیتا ہوں۔ یعنی یہ بھی کا مضمون تھا دونوں معنوں میں دوسرے کے ساتھ بھی کہ میں مہیا بھی کرتا ہوں۔ تو زندہ بھی کرتا ہوں تو مجھے یہ خیال آیا کہ چوہدری صاحب کو ایک فکر دامنگیر ہے خدا تعالیٰ نے ساتھ اسکی بھی خوشخبری بھی دے دی ہے اور وہ فکر یہ تھی کہ

انہوں نے جو چندہ لکھوایا تھا صد سالہ جوبلی کیلئے

اس میں سے دو لاکھ پونڈ ابھی ان پر واجب الادا تھا اور ان کا جو سرمایہ تھا وہ ایک ظالم نے قبضے میں لے لیا اور بظاہر یہ نظر آتا تھا کہ اب اس سے نکلنے کی کوئی صورت نہیں ہوگی اس کا یہ کہنا تھا کہ نقصان ہو چکا ہے میں ادا نہیں کر سکتا۔ بعض لوگوں کی یہ غلطی تھی کہ جیسا بتایا گیا ہے۔ چوہدری صاحب کی سادگی سے فائدہ اٹھایا گیا ہے اور کافی بڑی رقم اس کے پاس خارج ہونے کا خطرہ تھا اور چوہدری صاحب توقع رکھ رہے تھے کہ وہاں سے پیسہ ملے تو میں یہ چندہ ادا کر دوں۔ چنانچہ جب میری آخری ملاقات ہوئی ہے اس وقت بھی اس کا بہت طبیعت پہ بوجھ تھا۔ جب میں کراچی جانے لگا ہوں۔ اس وقت بھی طبیعت پر بوجھ پھر بھی مجھ سے ذکر کیا علیحدگی میں کہ اس کے لئے دعا کریں کہ میری طبیعت پر بہت ہی بڑا بوجھ ہے تو اس رویا میں اللہ تعالیٰ نے جو مضمون بتایا اس سے مجھے یہ بھی یقین ہو گیا کہ انشاء اللہ ایک تو یہ کہ اس کی صورت میں تو اللہ کی ان کو نہیں مارے گا۔ اور جب تک وہ بوجھ نہیں اترتا اس وقت تک خدا تعالیٰ ضرور زندہ رکھے گا۔

چنانچہ خدا تعالیٰ نے غیر معمولی زندگی عطا فرمائی پھر کئی خطرات پیدا ہوئے کئی بحران آئے اور ڈاکٹروں کی نازک حالت تو ہر دفعہ وہ یہی کہہ دیتے رہے کہ بس اب بچنے کی امید نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچاتا رہا۔ پھر میرا یہاں آنا ہوا اور یہاں اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ وہ پیشش ہوئی رقم جس کے متعلق سب اس کو تو WRITE رائٹ آف کر چکے تھے کہتے تھے اس کے نکلنے کی کوئی امید نہیں اس سلسلے میں کچھ کوشش کی توفیق عطا ہوئی اور ہمارے ماموں زاد بھائی ہیں رفیع الدین ایڈووکیٹ ان کو بھی خدا تعالیٰ نے کراچی سے یہاں بھجوایا اور بڑے قابل وکیل ہیں اور ان باتوں میں بڑے ماہر گفت وشنید کا فن بھی جانتے ہیں۔ چنانچہ ان کی کمیٹی کے ذریعے جب وہ گفت وشنید ہوئی تو قانونی طور پر انہوں نے اس طرح ان کو تنگ کیا کہ دو لاکھ سے کچھ زائد رقم ان سے مل گئی اور یہی وہ دو لاکھ تھا جو ان کو بیرونی کے ہوئے تھا۔

چنانچہ چند مہینے پہلے کی بات ہے کہ انہوں نے مجھے بتایا کہ الحمدللہ نہ صرف یہ رقم ہمیں مل جانے کی بات نہیں وہ عمارت جو دو لاکھ سے زائد کی ہے وہ سرکار قبضے میں آ گئی ہے اب خدا کے فضل سے تو چونکہ اس خوشخبری پر دونوں باتیں اکٹھی بیان ہوئی تھیں تو پہلا دھڑکا تو مجھے اس بات کا تھوڑا سا خفیف سا ہوا کہ یہ کام تو ہو گیا ہے اب۔ لیکن بہر حال خدا پھر بھی زندگی دیتا رہا۔ اور جب تک چونسٹھ سال میں داخل نہیں ہوئے اس وقت تک خدا نے نہیں بلایا۔ چار سال مکمل تو نہیں ہوئے لیکن چار سال میں داخل ہو کر بستر پہ پہنچتے ہی تھے جب کہ اللہ تعالیٰ نے پھر ان کو واپس بلا لیا۔

آپ کی زندگی اپنے اندر کئی قسم کے نشان رکھتی تھی

اللہ تعالیٰ کی محبت کے کچھ سلوک تھے جو براہ راست ان پر ہمیشہ نازل ہوتے رہے کچھ خدا نے دوسروں کو بھی دکھایا مجھے بھی دکھایا کہ میں اس شخص سے پیار کرتا ہوں اس لئے جب میں یقین کہتا ہوں تو کچھ یہ پہلو بھی ہے یقین کا کہ ھو اعلم بمن اتقی خدا تو بہ حال تقویٰ کو جانتا ہے۔ وہ جب یہ سلوک فرماتا ہے کہ غیروں کو بھی اس کے تقویٰ کے نشان دکھانے لگے اور اپنی محبت اور پیار کے نشان دکھلانے لگے تو پھر یہ امید اور یہ حسن ظن کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت اور پیار کا سلوک کرے گا

ایک اور منزل میں داخل ہو جاتے ہیں

ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے اوپر اللہ تعالیٰ بے شمار رحمتیں نازل فرمائے ان کی اولاد پر ان کی نسلوں پر ان کے عزیزوں پر ان سب پر جو آپ کو پیارے تھے اس رنگ میں بھی رحمتیں نازل فرمائے کہ ان کی خوبیاں اختیار کرنے کی توفیق بخشے اور جماعت احمدیہ کو اس حال پر صدمہ تو ہے بڑا گہرا صدمہ ہے لیکن اس صدمے کے نتیجہ میں مہمیز کا سا اثر ہونا چاہیئے مایوسی کا اثر نہیں ہونا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کی رحمتیں بے شمار ہیں وسیع ہیں۔

اس کی عطا کے دروازے کوئی بند نہیں کر سکتا۔

اور جن راہوں میں وہ کھلتے ہیں وہ لامتناہی راہیں ہیں۔ اس لئے آپ کو اگر خدا ظفر اللہ خان نہیں بنا سکتا تو اپنی اولاد کو بنانے کی کوشش کریں اور اولاد در اولاد کو یہ بناتے چلے جائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کا کہ ایک نہیں دو نہیں بکثرت ایسے غلام عطا فرمائے گا جو عالمی شہرت حاصل کریں گے۔ جو علم و فضل کے مضامین میں حیرت انگیز ترقیات حاصل کریں گے جو بڑے سے بڑے عالموں اور فلسفیوں کے منہ بند کر دیں گے۔ اور قومیں ان سے برکت پائیں گی ایک قوم یا دو قوم بھی نہیں کل عالم کی قومیں ان سے برکت پائیں گی۔ خدا کرے کہ بکثرت اور بار بار ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھیں۔ دوسروں میں ہی نہیں اپنوں میں بھی۔ غیروں کے گھروں میں نہیں اپنے گھروں میں بھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس عظیم پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھیں۔ آمین۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

جمعہ کے بعد حضرت چوہدری صاحبؓ کی نماز جنازہ ہوگی اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے آپ کو تو ہر وقت یہ لگن رہتی تھی کہ میں کب اپنے ان پیاروں کے پاس حاضر ہوں۔

جو دوسری دنیا میں ہیں

یہ ذہن میں میرے ایک بات آئی تھی وہ اس وقت پہلے خطبے میں بیان کرنی میں بھول گیا یہ بھی ایک بڑا نمایاں حصہ تھا کردار کا کہ موت کے لئے ہر وقت تیار تھے۔ اور ذرہ بھر بھی جذبات میں ہیجان پیدا نہیں ہوتا تھا اس ذکر سے MATTER OF FACT روزمرہ کا واقعہ جس طرح ہوتا ہے ہر صبح ہر شام ہر دوپہر کو تیار ہوا کرتے تھے ہر رات کو تیار سوتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ مجھے تو خیال ہی نہیں کہ کبھی یہ کوئی ایسی بات ہے جس پہ کوئی انسان فکر کرے لوگ خوابیں دیکھتے ہیں مجھے بتاتے ہیں میں کہتا ہوں ٹھیک ہے جب بلائے اچھا ہے اور یہ بھی کہا کرتے تھے کہ میرے تو اکثر پیارے اُدھر بیٹھے ہیں جن سے ملنے کی تمنا ہے۔ اس میں ڈرنے کی کون سی بات ہے یقین کامل اور پھر یہ واقعہ کہ جن سے سب سے زیادہ عشق و محبت تھا آپ کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پھر والدہ جو بہت ہی بزرگ عظیم عورت تھیں اور وہ والد بھی۔ ذاتی اور روحانی تعلقات میں یہی خلاصہ تھا ان کی محبتوں کا۔ اور یہ اُس دنیا کے لوگ تھے۔ وہ تو یہاں رہتے ہوئے بھی ایک عالم [illegible] میں رہتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ ان پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے وہ تو خوش ہیں اور خوش رہیں گے انشاء اللہ ہمیں خدا کے گھر سے یہی امید ہے اللہ پسماندگان کو بھی خوش رکھے اور ان کو بھی زیادہ نعمتیں عطا فرمائے آمین ثم آمین

اعلانِ نکاح

مورخہ [illegible] ۸۵ء کو مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب اڈگامی نے مسمات نعیمہ بیگم سلمہا دختر مکرم عبدالغنی صاحب پڈر مرحوم ناصر آباد کا نکاح مسمی مبارک احمد صاحب میر ولد مکرم عبدالغنی میر اوگام کے ساتھ دو ہزار روپے حق مہر پر پڑھا مکرم عبدالغنی صاحب میر نے اس خوشی میں اعانت بدر میں مبلغ پانچ روپے ادا کئے ہیں قارئین سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار: عبدالعزیز پڈر سیکرٹری مال، ناصر آباد کشمیر)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چھٹا کامیاب سالانہ اجتماع

ہندوستان کے کئی صوبوں سے نمائندگان کی شرکت ۔ دلچسپ روحانی و علمی تقاریر اور تفریحی پروگرام

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چھٹا سالانہ اجتماع مرکز احمدیت قادیان میں مورخہ ۱۶ اور ۱۷ اکتوبر کو دعاؤں اور ذکر الٰہی سے شروع ہوا۔ پروگرام کے مطابق صبح ساڑھے چار بجے خدام اور اطفال نے تہجد کی نماز کے لئے بیدار کیا۔ حسب پروگرام مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے مسجد مبارک میں نماز تہجد پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے انصار اللہ کے تعلق سے قرآن مجید کی تعلیم و ہدایات کی روشنی میں درس دیا۔ ساڑھے چھ بجے انصار بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے اور مزار مبارک پر اجتماعی دعا کی۔ اس کے بعد سب نے اپنے گھروں میں جاکر قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اجتماع کے دونوں دن مقامی و بیرونی تمام انصار بھائیوں کے علاوہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے پندرہ پندرہ عہدیداران کے لئے بھی پر تکلف ناشتے اور دوپہر کے کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ صبح کے ناشتے سے فراغت کے بعد انصار اللہ مقام اجتماع پر پہنچنے لگے۔

افتتاحی اجلاس

ٹھیک ۸ بجے صبح اجتماع انصار اللہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ اجتماع گاہ شامیانے اور جھنڈیوں اور روشنی کی ٹیوبوں، قمقموں سے بہت خوبصورت اور دیدہ زیب نظر آرہا تھا۔ سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے پندرہ تنظیموں کے نمائندگان بھی ہندوستان کے مختلف صوبوں سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے فرمائی۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی تلاوت کلام پاک سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ بعدہٗ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے لوائے انصار اللہ لہرانے کی تقریب ادا فرمائی۔ اس موقع پر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب سیکرٹری سٹیج نے لاؤڈ سپیکر پر قرآن مجید کی دعا رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ تین مرتبہ اونچی آواز سے پڑھی اور سب حاضرین اجتماع بھی اسے دہراتے رہے۔ اس کے بعد انہوں نے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد کے نعرے بھی لگائے۔ پرچم کشائی کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب سٹیج پر تشریف لائے اور جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ خاکسار نے عہد دہرایا۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

اس کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے نویں سالانہ اجتماع انصار اللہ منعقدہ ۱۹۶۴ء کے لئے ارشاد فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک روح پرور اور بصیرت افروز پیغام پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے انصار اللہ سے افتتاحی خطاب کیا۔ اور فرمایا کہ ہر کام کے لئے اس کی نوعیت کے مطابق کوشش اور جد وجہد کرنی پڑتی ہے۔ وسائل کو جٹانے کی اور ان کو کھپا دینے کی ضرورت ہوا کرتی ہے تب ہی کامیابی ممکن ہو سکتی ہے۔ اسی جہت سے انصار اللہ کا اجتماع بھی اپنی کامیابی کے لئے مسلسل جد وجہد کی صحیح لائنوں پر تدبیر کی۔ سب سے بڑی چیز جو تدبیروں کا ستھ ہتھیار ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے فضل کے حصول کے لئے عاجزانہ دعاؤں کی اور اس احساس کی کہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی ہماری تدبیروں اور ہماری کوششوں میں کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ جب تک کہ خدا کا فضل شامل حال نہ ہو۔ اس کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

الغرض جہاں تک ہماری ذمہ داریوں کا تعلق ہے وہ کام بہرحال ہم نے کرنے ہیں۔ اگر وہ کام ہم نہیں کرتے تو ان نتائج کے ہم خواہاں نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ہم اللہ تعالیٰ کا امتحان لینے والے بنتے ہیں۔ اور ہر وہ بندہ جو کہ رب کا امتحان لیتا ہے اسے شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ خدا کی یہی سنت ہے۔ اس لئے کبھی بھی اللہ تعالیٰ کو آزمانا نہیں چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔ ہماری کوششوں کو بار آور کرے ان میں برکت عطا فرمائے۔ ہماری جماعت کے لئے خدمت کے اللہ تعالیٰ نے بہترین مواقع رکھے ہیں۔ دینِ اسلام کا مفہوم ہی یہ ہے کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ کی عبادت میں زندگی گذرے دوسری طرف بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی اور خدمت میں وقت صرف ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اجتماع کی اگلی کارروائیوں کو بڑی عمدگی کے ساتھ منتظمین کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور انصار اللہ کو توفیق دے کہ وہ باقاعدگی سے جلسہ کی کارروائی میں حاضر ہوں۔ ہم اللہ اور اس کے رسول کی جو باتیں سنیں اس کو پلے باندھیں اور زندگی بھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اس کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔

خطبہ استقبالیہ کے اختتام و اجتماعی دعا کے بعد مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید نے انصار اللہ کے تعلق میں ذکر حبیب علیہ السلام کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائیدات کے بہت سے روح پرور اور ایمان افروز واقعات سنائے۔ جو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور علیہ السلام اور احمدیت سے والہانہ عقیدت کے آئینہ دار تھے۔

اس کے بعد مکرم چوہدری حکیم بدر الدین صاحب عامل نائب ناظر مقامی تبلیغ نے "سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے اس زمانہ کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ جب کہ آپ ابھی قادیان تشریف نہیں لائے تھے۔ پھر جب بھیرہ سے قادیان تشریف لائے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر قادیان کے ہی ہو رہے۔ نتیجتاً اللہ تعالیٰ نے انہیں وہ بلند مقام عطا فرمایا کہ دنیائے احمدیت میں ہمیشہ ہمیش کے لئے انہیں عزت سے یاد کیا جاتا رہے گا۔

ان کے بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے "انصار اللہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی اور بڑے اچھے طریق سے انصار اللہ کو ان کے فرائض منصبی کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

بعدہٗ خصوصیات احمدیت کے موضوع پر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے عالمانہ تقریر فرمائی۔ اور احمدیت کی نمایاں خصوصیات جو ہر احمدی کا زیور ہونی چاہئیں بیان کرتے ہوئے انصار اور خدام اور سب احباب کو ان پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔

اس کے بعد مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش نے "مناظر ہجرت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ مکرمہ سے ہجرت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "داغ ہجرت" کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے ہجرت کے واقعات بیان فرمائے۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد انعام غوری صاحب فاضل نے تقریر فرمائی۔ جس کا عنوان تھا حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی زندگی جماعت احمدیہ کے لئے نمونہ ہے۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے حضرت چوہدری صاحب کی زندگی کے چیدہ چیدہ ایمان افروز حالات نہایت دلنشین انداز سے پیش فرمائے۔ اور ان کی نمایاں خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

اجلاس دوم

ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے سے فراغت کے بعد ڈھائی بجے مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ کی زیر صدارت دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے خوش الحانی سے تلاوت فرمائی۔ اور مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش نے ترنم سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے منظوم کلام "عارف کی پہچان" سے کچھ اشعار سنائے۔ بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ نے بعنوان "اصلاح معاشرہ اور انصار اللہ" تقریر فرمائی۔ اور قرآنی آیات سے استنباط فرماتے ہوئے بڑے اچھے انداز میں اصلاح معاشرہ کے تعلق میں انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

ان کی تقریر کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تقریر ہوئی۔ عنوان تھا۔ "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انصار اللہ کو پیش نظر رکھ کر" آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید اور تاریخ انبیاء سے پتہ لگتا ہے کہ چالیس سال کی عمر انسانی عقل کے لحاظ سے پختگی کی عمر تصور ہوتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کو سوائے استثناء کے اللہ تعالیٰ نے اسی عمر میں اپنے کلام سے نوازا ہے۔ اور انہیں مامور بنایا ہے اس لئے جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے پہلوؤں کو دیکھیں گے تو

آپ کی زندگی کے اس دور کے بعد وہ حصہ تعلیم کا شروع ہوتا ہے۔ جبکہ آپ چالیس سال کی عمر کو پہنچے۔ اور عمر کا یہی حصہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جماعت کی ذیلی تنظیمیں جاری فرماتے ہوئے انصار اللہ کی تنظیم کو قائم فرمایا۔ انصار کا یہ پہلو ہے جو لفظ چُنا گیا ہے۔ ابتداء میں حضرت مسیح علیہ السّلام کے ماننے والوں اور ان کے حواریوں سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے بعد ان کی دوسری بعثت بھی مقدر تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں مذکور ہیں۔ پہلی موسوی بعثت کے مطابق۔ دوسری بعثت عیسوی رنگ میں و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم والی بعثت تھی۔ اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ جو لوگ تھے وہ انصار اللہ کہلائے اس طرح آنحضرتؐ کی ہجرت کے بعد وہ لوگ اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائے جو انصار کہلائے۔ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت ہے۔ آپ کے ماننے والے انصار دین کہلائے یہ معمولی ذمہ داری نہیں ہے۔ آپ کے لئے اللہ تعالیٰ نے وہ میدان بھی کھلا رکھا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے فرمایا ؏

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں ... ہے ملا حبیب مجھ کو پایا

اسی طرح انصار نے اس بات کو بھی مدنظر رکھنا ہے کہ صرف اپنی ذمہ داری نہیں بلکہ اپنی نسل کی اپنے چھوٹوں عزیزوں کی اپنے جوانوں کی اس رنگ میں تربیت کرنی ہے کہ وہ پورا منشاء الٰہی اور منشاء رسول کو سمجھنے والے ہوں۔ اور اس کے مطابق زندگیاں گذارنے والے ہوں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے "زمانہ حال کے بارہ میں قرآن و حدیث کی پیشگوئیاں" کے عنوان پر فاضلانہ تقریر فرمائی۔ اور زمانہ حال میں جو قرآن و حدیث کی پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں۔ یا پوری ہونے والی ہیں تفصیل سے ان کا ذکر فرمایا۔ انکی تقریر کے بعد مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے کلکتہ نے بنگال میں احمدیت کی تبلیغی مساعی اور انصار اللہ کے تعلق میں ہماری تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالی اور انصار اللہ کو جس توجہ اور انہماک سے داعی الی اللہ کی حیثیت سے تبلیغی میدان میں کام کرنا چاہیئے کی تلقین فرمائی۔ انکی تقریر کے بعد مکرم ایم عبدالباری صاحب نے محترم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری مرحوم کی ایک نظم خوش الحانی سے سُنائی۔

بعدہٗ مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب بنگالی مدرس مدرسہ احمدیہ نے "سیرت حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور حضرت میر صاحب مرحوم کی زندگی علم و فضل، خدمات، اخلاق فاضلہ، مہمان نوازی اور غرباء سے حسن سلوک کے بہت سے ایمان افروز واقعات سُنائے۔

ان کی تقریر کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے "موجودہ دور مشکلات اور جماعت احمدیہ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ اس زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ماننے والوں کو اُن حالات میں سے گذرنا مقدر تھا جن میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ماننے والے دورِ مشکلات میں سے گذرے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو بشارتیں دی ہیں۔ کہ آپ کے ماننے والے اپنے مخالفین اور معاندین پر غالب آئیں گے۔ اور وہ دن قریب آرہے ہیں جبکہ احمدیت کو دُنیا پر غلبہ حاصل ہو جائے گا۔

دوسرا دن

گذشتہ دن کی طرح تہجد کے لئے اطفال و خدام کے گروپ نے ساڑھے چار بجے صبح احباب و انصار کو بیدار کیا۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے مسجد مبارک میں نماز تہجد باجماعت پڑھائی۔ اور فجر کی نماز کے بعد مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے احادیث و ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی روشنی میں درس دیا۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ مزار مبارک پر اجتماعی دُعا کے لئے انصار اللہ۔ خدام۔ اطفال و خواتین حاضر ہوئے اس کے بعد گھروں پر تلاوت قرآن مجید اور پھر تعلیم الاسلام سکول میں پہنچ کر انصار نے اجتماعی ناشتہ کیا۔ اس سے فراغت کے بعد ساڑھے آٹھ بجے تقریری پروگرام شروع ہوا۔ اجلاس کی صدارت محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ نے فرمائی۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔ اور مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر محمد الیاس صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول نے اپنے قبول احمدیت کے حالات بڑی تفصیل سے سُنائے۔

ان کی تقریر کے بعد مکرم ماسٹر عبدالحمید صاحب ٹاک صدر صوبائی مشاورتی کمیٹی کشمیر یاڑی پورہ نے "احمدیت نے دُنیا کو کیا دیا" کے عنوان پر بڑی جامع تقریر فرمائی۔ اور کشمیر میں جس رنگ میں تبلیغی کام ہو رہے ہیں ان کی بھی تفصیل سے آگاہ کیا۔ اس کے بعد خاکسار (مولوی عبدالقادر دہلوی) کی تقریر "احمدیت کیا ہے" کے عنوان پر ہوئی جس میں خاکسار نے تفصیل سے بتایا کہ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کی بعثت کی غرض یہ ہے کہ مسلمانوں کی عملی حالت کی اصلاح فرمائیں اور آپ نے حلقہ بیعت میں آنے والوں کو نیکی کو ستونوار کر ادا کرنے اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرنے کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد مکرم سید نذیر احمد صاحب بشیر قانونی نے "بزرگوں کا نمونہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے" کے عنوان پر بہت پُر اثر تقریر فرمائی۔ اور انصار و حاضرین کو بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی۔

ان کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے سفر لندن کے حالات سُنائے۔ اور لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف فرما ہونے کے زمانہ میں جس جذبہ، دلچسپی وار فتگی سے احباب جماعت احمدیہ لندن سلسلہ کے کام انجام دیتے ہیں ان کا تفصیل سے ذکر کیا۔

ان کی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد احسان اللہ صاحب معلم آف کلکتہ نے "تبلیغی سرگرمیاں" کے عنوان پر کافی وضاحت سے روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ بڑے جوش اور جذبہ سے تبلیغی کام انجام دئے جا رہے ہیں۔ انکی تقریر کے بعد مکرم محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی حیدرآباد نے "ذکر الٰہی" کے موضوع پر بہت اچھی تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ ذکر الٰہی سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں ... روح کو طمانیت حاصل ہوتی ہے۔ دنیاوی کاموں میں بھی برکت پڑتی ہے۔ اس لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے رطب اللسان رہنا چاہیئے۔ ان کی تقریر کے بعد مکرم انیس الرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ نے "اڑیسہ سے متعلق تبلیغی و تربیتی مساعی" کے موضوع پر بڑی تفصیل سے اپنی تقریر میں روشنی ڈالی اور جس رنگ میں کیرنگ اس کے نواحی اور اڑیسہ میں تبلیغ و تربیت کے کام ہو رہے ہیں ان کی تشریح کی۔ پروگرام کے اختتام پر مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے حاضرین سے اختتامی خطاب فرمایا۔ اور انصار اللہ کو اپنی زندگی اسلام و احمدیت کی تعلیمات کے مطابق گذارنے کی تلقین فرمائی۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ انصار اللہ کا سالانہ اجتماع بہت کامیاب رہا ہے۔ اس کے بعد اختتامی دُعا کروائی۔ اس کے بعد نماز ظہر و عصر سے فارغ ہو کر انصار نے اجتماعی طور پر تعلیم الاسلام سکول کی عمارت میں دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ اور پھر چار بجے سے چھ بجے تک احمدیہ گراؤنڈ میں انصار کھیلوں کے پروگرام میں شریک ہوئے اوّل دوم سوم آنے والوں کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔ اور ورزش۔ کھیلوں میں حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔ اور دُعا کروائی۔ انصار اللہ کے ذمہ دار ممبران نے اپنے اپنے ذمہ مفوضہ ڈیوٹیاں بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ الحمد للہ کہ انصار اللہ کا سالانہ اجتماع خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

دُعائے مغفرت

افسوس خاکسار کی نانی جان محترمہ شہزادی بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی احمد حسین صاحب مرحوم دائیں ران کی ہڈی میں فریکچر اور جسم کے بائیں حصہ پر فالج کا حملہ ہو جانے کے نتیجہ میں قریباً اڑھائی ماہ تک فریش رہنے کے بعد مورخہ ۱۸/۱۰/۸۵ بروز جمعۃ المبارک صبح دس بجے بعمر قریباً ۸۵ سال اس جہان فانی سے رحلت فرما کر عالم جاودانی میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اُسی روز سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے افتتاحی اجلاس کے معاً بعد ٹھیک پانچ بجے شام تعلیم الاسلام ہائی سکول کے صحن میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی و بیرونی احباب کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ بعدہٗ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا جہاں تدفین مکمل ہونے کے بعد محترم حضرت امیر صاحب نے ہی اجتماعی دُعا کروائی۔

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور دُعا گو خاتون تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹیاں، ایک بیٹا، بہت سے نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ قارئین سے مرحومہ کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دُعاؤں کا خواستگار ہوں۔ خاکسار۔ خورشید احمد انور ایڈیٹر بدر

مرکز احمدیت قادیان میں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آٹھواں اور اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں کامیاب سالانہ اجتماع

حضور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز پیغام اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب محترم صدر مجلس کے بصیرت افروز خطابات

ہندوستان کی ۳۰ مجالس کے ۱۳۵ نمائندگان کی شمولیت۔ دلچسپ دینی، علمی، ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی شکیل احمد صاحب طاہر منتظم و مکرم مولوی سید وسیم احمد صاحب نائب منتظم شعبہ رپورٹنگ

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ قادیان دارالامان میں امسال بھی مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ اخاء (اکتوبر) ۱۹۸۵ء کو مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا روح پرور سالانہ اجتماع اپنی مخصوص دینی روایات کے ساتھ انعقاد پذیر ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا جس کی مختصر روئداد درج ذیل ہے۔

انعقاد اجتماع سے بہت عرصہ پہلے جملہ انتظامات کو بحسن و خوبی پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے محترم صدر مجلس نے درج ذیل احباب پر مشتمل ایک سب کمیٹی کی تشکیل فرمادی تھی:۔

مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری۔ صدر
" مولوی بشیر احمد صاحب طاہر۔ سیکرٹری
" سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ ممبر
" محمد یعقوب صاحب جاوید۔ "
" معتمد صاحب اول دفتر مرکزیہ "
" قریشی انعام الحق صاحب "
" مولوی منیر احمد صاحب خادم "

نیز نائب صدر مرکزیہ مکرم ادریس احمد صاحب اسلم بھی سب کمیٹی میں شامل رہے۔
سب کمیٹی نے متعدد اجلاسات منعقد کر کے حسب ہدایت محترم صدر صاحب مجلس، تمام انتظامات کو بر وقت اور انتہائی عمدگی کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچایا اور مجالس کی کارگذاری کا موازنہ کر کے اپنی رپورٹ پیش کی۔

پہلا دن۔ افتتاحی اجلاس

اس سالانہ اجتماع کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان تھے۔ حسب پروگرام آپ نماز ظہر کی نماز کے بعد ٹھیک ۲/۱-۲ بجے مکرم سید سعید احمد صاحب منتظم شعبہ حفاظت خاص کے انتظام کے تحت محافظین خاص کے جلو میں اجتماع گاہ میں تشریف لائے۔ صدر دروازے پر محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور دیگر مرکزی عہدیداران نے آپ کا انتہائی گرمجوشی کے ساتھ اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا اور آپ کی گلپوشی کی۔ بعد ازاں محترم موصوف کرسئ صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ اور اس اجتماع کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم حافظ نواب احمد صاحب گنگوہی نے تلاوت قرآن مجید کی بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب، محترم صدر مجلس کے ہمراہ لوائے خدام الاحمدیہ کے لئے فلیگ پوسٹ پر تشریف لے گئے۔ جیسے ہی موصوف نے لوائے مجلس خدام الاحمدیہ کی پرچم کشائی فرمائی، تمام ماحول فلک شگاف اسلامی نعروں سے گونج اٹھا۔ ازاں بعد محترم موصوف واپس اسٹیج پر تشریف لائے اور اجتماع کی اگلی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا بعدہٗ مکرم سعید احمد صاحب شمیم نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ نظم کے بعد مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز تفصیلی پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور انور نے مجلس کی درخواست پر بطور خاص سالانہ اجتماع کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ (حضور انور کے اس پیغام کا مکمل متن بدر کے گزشتہ شمارہ میں ہدیۂ قارئین کیا جاچکا ہے۔ ایڈیٹر)

بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر معتمد ثانی مجلس مرکزیہ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ رپورٹ کارگذاری پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد سالانہ اجتماع کے مہمان خصوصی محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خدام سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اسلام سے قبل جتنے بھی انبیاء گزرے ہیں۔ ان سب کو اپنے مخالفین کی طرف سے شدید ترین تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر انہوں نے صبر اور دعا کے دامن کو کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ بلکہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے طلبگار رہے۔ آپ کا یہی جذبہ اور نمونہ ہونا چاہیئے۔ محترم موصوف نے فرمایا کہ آپ کا قدم نیکیوں کے میدان میں ہمیشہ آگے سے آگے بڑھنا چاہیئے۔ اور یہ چیز اطاعت نظام کے بغیر ممکن نہیں ہوسکتی۔ قرآن مجید اس بات کو بار بار دہراتا ہے کہ

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔

کہ خدا اور اس کے رسول کے بعد اولو الامر کی اطاعت ہر مسلمان پر واجب قرار دی گئی ہے۔ آپ نے اطاعت رسول اور اطاعت اولو الامر سے متعلق صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمانے کے بعد خدام کو تلقین فرمائی کہ وہ اطاعت کو اپنا شعار بنائیں کہ اس جذبہ کے بغیر ہم اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ اس بصیرت افروز خطاب کے بعد آپ نے پُرسوز اجتماعی دعا کروائی۔

محترم صاحبزادہ صاحب کے افتتاحی خطاب کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات کے پروگرام شروع ہوئے۔ علمی مقابلہ جات کا اہتمام مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم کے زیر انتظام اجتماع گاہ میں اور ورزشی مقابلہ جات کا اہتمام مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر کے زیر انتظام گراؤنڈ مجلس خدام الاحمدیہ میں کیا گیا تھا۔
سب سے پہلے مقابلہ حسن قرأت حزب الف و ب ہوا اور اس کے بعد گراؤنڈ میں فٹ بال کا ایک دلچسپ میچ کھیلا گیا۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد تمام خدام و اطفال نے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں رات کا کھانا تناول کیا۔ دوران اجتماع تیاریٔ طعام کے اہم ترین انتظامات مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر اور مکرم سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے اپنے معاونین کے تعاون سے خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیئے جبکہ تواضع کے فرائض مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر اور ان کے معاونین نے بحسن و خوبی انجام دیئے۔ فجزاہم اللہ خیراً

بعد ازاں اجتماع گاہ میں تقاریر خدام معیار اول، خوش الحانی خدام حزب الف و ب اور فی البدیہہ تقاریر کے مقابلے منعقد ہوئے جو رات ۲/۱-۱۰ بجے تک جاری رہے۔

دوسرا دن

اجتماع کا دوسرا دن مسجد مبارک میں نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے شروع ہوا۔ جس کے لئے مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی اور مکرم ادریس احمد صاحب اسلم کے انتظام کے تحت تمام خدام و اطفال کو بر وقت بیدار کیا گیا۔ محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی اقتداء میں باجماعت نماز تہجد ادا کرنے کے بعد نماز فجر ادا کی گئی بعدہٗ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے "خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر بصیرت افروز درس دیا۔
تلاوت کلام پاک سے فارغ ہو کر تمام خدام اجتماع گاہ میں پہنچے جہاں مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب اور مکرم حسین احمد صاحب ناصر کے انتظام کے تحت پیغام رسانی اور مشاہدہ و معائنہ کے مقابلے ہوئے۔ اس کے بعد ناشتہ سے فارغ ہو کر تمام خدام ورزشی مقابلہ جات کے لئے احمدیہ گراؤنڈ پہنچے جہاں دوڑ۔ رسہ کشی۔ کبڈی۔ رنگ لانگ جمپ۔ ہائی جمپ۔ گولہ۔ نشانہ غلیل اور والی بال (حزب ب) کے دلچسپ مقابلے ہوئے۔
ٹھیک ایک بجے نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد تمام خدام تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پہنچ کر دوپہر کا کھانا کھایا جس میں کم و بیش ایک سو پچیس بزرگان، مرکزی عہدیداران، ممبرات عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور اراکین عاملہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھی مدعو تھے۔ جبکہ باہر سے تشریف لانے والے تمام نمائندگان مجلس انصار اللہ کو اجتماع کے تینوں دن کے ناشتوں اور کھانوں کے پروگراموں میں شامل کیا گیا۔

اس کے بعد ٹھیک ۲½ بجے اطفال الاحمدیہ کا ساتواں سالانہ اجتماع محترم مولوی خورشید احمد صاحب انور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز ہمر لطیف الحسین نے کی۔ مکرم قریشی انعام الحق صاحب مہتمم اطفال مرکزیہ نے اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ اس کے بعد عزیز ناصر الدین احمد نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ بعدہٗ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی نائب صدر مرکزیہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز پیغام پڑھ کر سنایا۔ اور مکرم مولوی رفیق احمد صاحب طارق سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے سالانہ رپورٹ کارگزاری اطفال الاحمدیہ مرکزیہ پڑھ کر سنائی۔ رپورٹ کے بعد بچوں نے ایک ترانہ پیش کیا۔ بعد ازاں محترم صدر صاحب اجلاس نے اطفال الاحمدیہ سے خطاب فرمایا۔

محترم موصوف نے فرمایا کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ ہم آج ایک بار پھر مرکز سلسلہ میں اکٹھے ہو کر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے آٹھویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں مشترکہ سالانہ اجتماع کے بابرکت روحانی اجتماع کے انعقاد کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ شمع احمدیت کے جانثار پروانوں کا جو ہجوم آج ہمیں یہاں دکھائی دے رہا ہے وہ یقیناً سیدنا حضرت امیر المومنین کے پیغام کی روشنی میں مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کے جوش۔ ولولہ اور جذبہ مسابقت فی الخیرات کی غمازی کرتا ہے۔ ہمارا جوش اور ولولہ اسی وقت نظام جماعت کا واجبی احترام اور اس کی کما حقہٗ اطاعت ہمارے لئے وہ عظیم چیلنج ہے جس میں سے گزرے بغیر ہم اپنی خداداد صلاحیتوں اور استعدادوں سے ہرگز تعمیری مقاصد حاصل نہیں کر سکتے۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بصیرت افروز ارشادات کی روشنی میں اطاعت نظام اور فریضۂ تبلیغ کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ آج تبلیغ اور اشاعت دین کا وسیع میدان ہمیں جہاد بالقرآن کی دعوت دے رہا ہے پس آیئے ہم اپنی سوچ، فکر، عزم بالجزم اور جواں سال حوصلوں کی باگوں کو اس میدان کارزار کی طرف موڑ دیں۔ کہ ہماری باشعور قربانیوں کا مستقل لائحہ عمل صرف اور صرف تبلیغ و اشاعت دین ہے۔ خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔ بعدہٗ

حسن قرأت اطفال حزب الف و ب اور نظم خوانی حزب ب کے مقابلے ہوئے ازاں بعد تمام خدام و اطفال گراؤنڈ میں پہنچے جہاں اطفال کی دوڑ اور فٹ بال کے مقابلے منعقد ہوئے۔

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی اور رات کے کھانے سے فارغ ہو کر تمام خدام و اطفال اجتماع گاہ میں پہنچے جہاں تقاریر اطفال معیار اول، نظم خوانی اطفال حزب الف۔ اور تقاریر خدام معیار دوم کے مقابلے منعقد ہوئے۔ آخر میں جوڈو کراٹے کا ایک شو بھی پیش کیا گیا۔

تیسرا دن

حسب پروگرام مسجد مبارک میں باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے سالانہ اجتماع کی مناسبت سے ایک بصیرت افروز درس دیا جس میں آپ نے خدام کو بیش قیمت زریں نصائح سے نوازا۔ بعدہٗ مسجد مبارک میں ہی تمام خدام نے اجتماعی تلاوت کی۔ ازاں بعد تمام خدام بہشتی مقبرہ گئے جہاں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے مزار مبارک پر اجتماعی دعا کروائی۔ بہشتی مقبرہ سے واپس آکر تمام خدام و اطفال اجتماع گاہ میں پہنچے جہاں ۷½ بجے اجتماع گاہ میں خدام کا پرچہ ذہانت لیا گیا۔ ناشتہ سے فارغ ہو کر فی البدیہہ تقاریر خدام معیار اول کا مقابلہ منعقد ہوا۔ اور پھر دوپہر ایک بجے تک گراؤنڈ میں خدام و اطفال کے مختلف دلچسپ ورزشی مقابلے کرائے گئے۔ جن میں کبڈی۔ تین ٹانگ کی دوڑ۔ نشانہ غلیل۔ ڈسکس تھرو۔ جیولنگ تھرو۔ والی بال اور سلو سائیکل ریس کے مقابلے شامل تھے۔ ٹھیک ایک بجے تمام خدام و اطفال نے مسجد مبارک میں نماز ظہر و عصر ادا کی۔ دوپہر کے کھانے سے فراغت کے بعد مقابلہ تقاریر مولوی فاضل (فارغ التحصیل) اور گریجوایٹ خدام ہوا۔ بعدہٗ کلکتہ کے ایک خادم نے جوڈو کراٹے کا ایک دلچسپ شو پیش کیا۔ جو بے حد پسند کیا گیا۔

اختتامی اجلاس اور تقسیم انعامات

سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس کی کارروائی محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ مکرم حافظ اسلام الدین صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے عہد دہرایا

اس کے بعد مکرم عصمت اللہ صاحب آف کلکتہ نے خوش الحانی کے ساتھ ایک نظم پڑھی۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب نے دوران سال حسن کارکردگی کے اعتبار سے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس اور عہدیداران نیز سالانہ اجتماع کے ذہنی۔ علمی۔ دینی اور ورزشی مقابلہ جات میں اول۔ دوم اور سوم آنے والے خدام و اطفال کو اپنے دست مبارک سے انعامات اور سندات امتیاز تقسیم فرمائیں جو مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید منتظم تقسیم انعامات نے اپنے معاونین کے تعاون سے تیار کئے ہوئے تھے۔ بعدہٗ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے سلسلہ میں منتظمین اور معاونین کرام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ آپ نے بطور خاص ان تمام بزرگان کا بھی دلی شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے مجلس خدام الاحمدیہ کے پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے وقتاً فوقتاً مجلس کی راہ نمائی اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ فجزاھم اللہ خیرًا۔

بعدہٗ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے خدام و اطفال سے اختتامی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و کرم اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں ذیلی تنظیموں کے ان اجتماعات کو احسن رنگ میں انجام تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی اور لجنہ اماء اللہ۔ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی حقیر مساعی کو بے کراں افضال و انعامات سے نوازا۔ اس سال بفضلہ تعالیٰ پچھلے سال سے کہیں زیادہ بیرونی مجالس کے نمائندے اپنے اپنے اجتماع میں تشریف لائے ہیں۔ اور یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے خود آسمان سے اپنے فرشتوں کے ذریعہ افراد جماعت کے دلوں میں تحریک فرمائی کہ وہ ان دینی اجتماعات میں دلی جوش و خروش کے ساتھ شامل ہوں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آپ نے فرمایا کہ ہمارے یہ اجتماعات چونکہ اعلاء کلمہ اسلام کی خاطر دین کو سمجھنے اور اس کے مطابق زندگیوں کو سنوارنے کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں اس لئے ان میں شمولیت عبادت بن جاتی ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ دین اسلام کی ایک زبردست خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں انسان کے عمل سے بڑھ کر اس کی نیت کو اہمیت دی گئی ہے۔ اور اسی پر جزا و سزا کا انحصار رکھا گیا ہے۔ آپ نے سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی کا ایک ایمان افروز واقعہ بیان کرتے ہوئے اپنے مافی الضمیر کو واضح کیا اور خدام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر آپ لوگ نیت صاف رکھ کر کام کریں گے تو سارے کام آپ کے اجر کا موجب بن جاتے ہیں۔ آپ نے اجتماع کے انتظامات میں حصہ لینے والے تمام خدام و اطفال کی حوصلہ افزائی فرمانے کے بعد تلقین فرمائی کہ ایسے مواقع پر اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرنی چاہیئے کہ وہ ہماری ان کوتاہیوں سے درگزر فرمائے اور ہماری خامیاں ظاہر نہ ہونے دے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ ہمارا مطمح نظر ہمیشہ یہی ہونا چاہیئے کہ زندگی کے ہر میدان میں احمدی نوجوان ہی کو آگے رہنا ہے اس کے لئے سخت محنت کی ضرورت ہوتی ہے مومن کی شان یہ ہے کہ وہ سب سے زیادہ خدا پر توکل کرتا ہے اور پھر مقابلہ کے لئے ہر وقت تیار بھی رہتا ہے۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ میں تمام خدام و اطفال کو اجتماع کی کامیابی کی مبارکباد دیتا ہوں اور توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک داعی الی اللہ کے تحت تبلیغ کو زیادہ سے زیادہ وسیع کریں تاکہ وہ عند اللہ سرخرو ہو سکیں۔ بعد ازاں آپ نے پُرسوز اور لمبی اجتماعی دعا فرمائی۔ جس کے ساتھ ہی یہ بابرکت سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مجلس شوریٰ

حسب پروگرام ۲۰ اخاء (اکتوبر) بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک میں مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس میں سب سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی کی زیر صدارت صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا انتخاب عمل میں آیا۔ اس سلسلہ میں محترم ملک صلاح الدین صاحب نے محترم صدر اجلاس کی معاونت فرمائی۔ کارروائی کا آغاز مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہٗ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے عہد دہرایا۔ اور پھر انتخاب صدر مجلس کے لئے نمائندگان مجالس سے ان کی آراء لی گئیں۔ انتخاب کے بعد شوریٰ کی بقیہ کارروائی محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی صدارت میں عمل میں آئی جس میں آئندہ سال کا بجٹ آمد و خرچ منظور کیا گیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ شوریٰ کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔ بعدہٗ تمام بیرونی نمائندگان اور ممبران مجلس عاملہ مرکزیہ کے اعزاز میں خصوصی ضیافت دی گئی۔

علمی مقابلہ جات کی صدارت اور ججمنٹ

سالانہ اجتماع کے جملہ علمی مقابلہ جات میں صدارت اور ججمنٹ کے فرائض انجام دینے کے لئے شعبہ متعلقہ کی درخواست پر جن بزرگان اور احباب نے اپنا قیمتی وقت دیا ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:۔ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب۔ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب۔ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل۔ مکرم سید سعید احمد صاحب۔ مکرم حکیم بدرالدین صاحب عامل۔ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد۔ مکرم مولوی محمد انعام غوری صاحب۔ مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نائب امیر کلکتہ۔ مکرم ڈاکٹر منور علی صاحب کاتل۔ مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب۔ مکرم سید تنویر احمد صاحب۔ مکرم ماسٹر محمد الیاس صاحب۔ مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک یاڑی پورہ۔ مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب کیرنگ۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود۔ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد۔ مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس سی حیدر آباد۔ مکرم عبدالقادر صاحب بلیغ ...۔ مکرم سی کنجی عبداللہ صاحب پینگاڈی اور مکرم ابو بکر صاحب معلم وقف جدید۔ اللہ تعالیٰ ان سب بزرگان و احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

شعبہ تجارت

امسال سالانہ اجتماع کے انتظامات کو بہتر بنانے کے لئے سابقہ شعبوں کے علاوہ بعض نئے شعبہ جات کا بھی اضافہ کیا گیا۔ مثلاً بالا ... شعبہ تجارت کے علاوہ مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید اور مکرم جمیل احمد صاحب منتظمین شعبہ بجلی و لاؤڈ سپیکر۔ مکرم حمیدالدین صاحب شمس منتظم شعبہ استقبال۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم اور مکرم مظفر اقبال صاحب چیمہ منتظمین شعبہ نظم و ضبط۔ مکرم بشارت احمد صاحب حیدر منتظم شعبہ بک اسٹال۔ مکرم مبارک احمد صاحب بٹ منتظم شعبہ صفائی۔ مکرم مولوی محمد فضل اللہ صاحب منتظم شعبہ آب رسانی۔ مکرم نصیرالدین صاحب قمر منتظم شعبہ طبی امداد۔ مکرم سید نصیرالدین صاحب نائب منتظم دفتر مرکزیہ۔ اور مکرم سید بشارت احمد صاحب منتظم کینٹین نے اپنے نائبین اور معاونین کے مخلصانہ تعاون سے مفوضہ ذمہ داریوں کو بفضلہ تعالیٰ انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کیا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔

نمائندگان مجالس

سالانہ اجتماع میں حیدر آباد، کلکتہ اور یادگیر کی مجالس نے اپنی کرکٹ، فٹ بال، والی بال اور نیشنل کبڈی کی ٹیمیں بھجوائیں۔ جنہوں نے اپنے کھیل کا شاندار مظاہرہ کیا۔ بحیثیت مجموعی تیس مجالس۔ (حیدر آباد، سکندر آباد، حیدر چرلہ، موسیٰ بنی مائنز، کلکتہ، شاہجہانپور، لکھنؤ، سانودھ، سرینگر، یاری پوری، کام، آسنور، ریشی نگر، ناصر آباد، چارکوٹ، کالابن، لوہارکے، پونچھ، شیندرہ، جموں، یاری پورہ، بیج بہاڑہ، بھدرواہ، یادگیر، کالیکٹ، کیرولائی، موگرال، کوڈیا تھور، مورپاکس، کبیرا، دہلی اور مسلی گڑھ) سے ۱۳۵ نمائندے شریک اجتماع ہوئے۔ الحمد للہ۔

حسب سابق امسال بھی اجتماع کی کارروائی کو ریکارڈ کرنے کے لئے رپورٹنگ کا ایک علیحدہ شعبہ قائم کیا گیا۔ یہ مختصر رپورٹ اسی شعبہ کی طرف سے ہدیہ قارئین کی جا رہی ہے۔ واضح رہے کہ تنگیٔ وقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے بہت سے ورزشی مقابلے انعقاد اجتماع سے دو دن پہلے ہی کرا لئے گئے تھے۔ اسی طرح اجتماع انصار اللہ کے اختتام کے بعد مورخہ ۱۷؍اخاء؍اکتوبر کی رات کو مقابلہ اذان خدام و اطفال، بیت بازی خدام اور نظم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا مقابلہ بھی کروا لیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اجتماع کو دوررس نتائج کا حامل بنائے اور ہم ناچیز خدام احمدیت کو آئندہ اس سے بھی بہتر رنگ میں خدمات سلسلہ بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

درخواست دعا

★ مکرم سید محمود احمد صاحب شاہ گنج حیدر آباد قریباً چار ماہ سے بعارضہ یرقان بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ہر ممکن علاج و معالجہ کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہو رہا بلکہ کمزوری بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ بیماری کی وجہ سے کاروبار بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ اسی طرح ان کی اہلیہ صاحبہ بھی ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ موصوف مبلغ ۵/۔ روپیہ اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی اور اپنی اہلیہ کی کامل شفایابی اور کاروباری پریشانیوں کے ازالہ کے لئے قارئین سے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کے روح پرور پیغامات بقیہ صفحہ اوّل

ابھی تم بچیاں ہو۔ لیکن آئندہ بہت بھاری ذمہ داریوں کو اٹھانا ہے۔ جس کی تیاری تم نے ابھی سے کرنی ہے۔

اس سلسلہ میں میری نصیحت ہے کہ اس عمر میں اپنے اندر انتظامی صلاحیتیں پیدا کرو۔ اتنی اعلیٰ صلاحیتیں کہ جب کوئی اہم کام سپرد کیا جائے تو اس کی ادائیگی میں کبھی بھی کوئی جھول نہ ہو۔ اس کے لئے بعض اوصاف کا ہونا بہت ضروری ہے۔

(۱) اپنے سے بالا افسر کی مکمل اور غیر مشروط اطاعت۔ کسی بات پر الجھنا نہیں۔ جو حکم ملے اس کی ادائیگی کے بعد آرام کا سانس لینا۔

(۲) جو حکم دیا جائے یا جو کام کرنے کو دیا جائے اسے پوری طرح سمجھنا چاہیئے بعض دفعہ نہ سمجھنے کی وجہ سے وقت اور محنت صرف ہوتی ہے۔ مگر کام اس طرح سر انجام نہیں پاتا جس طرح ہونا چاہیئے۔

(۳) اپنے سے چھوٹوں یا ماتحتوں جن سے کام لینا ہو۔ ان کو بھی پوری طرح سمجھانا چاہیئے اور شفقت اور پیار سے کام لیں۔

(۴) کام کرنے والی ساری ٹیم میں آپس میں اتفاق و اتحاد اور تعاون ہو۔

(۵) جو کام سپرد ہو اس کو خوبی کرنا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ کر لیں گے۔ بعض دفعہ ٹالنے کے بعد کام شروع کیا جاتا ہے تو احساس ہوتا ہے کہ اب وقت تھوڑا رہ گیا۔ یا بسا اوقات کام کرنے والا بیمار ہو جاتا ہے اور اپنا فرض ادا نہیں کر سکتا۔ مثلاً ایک طالب علم سارا سال پڑھائی نہ کرے اور آخر میں پڑھ کر پاس نہیں ہو سکتا۔

(۶) کسی کام کو۔ کسی ذمہ داری کو غیر اہم نہیں سمجھنا چاہیئے۔

(۷) محنت اور صحیح محنت کی عادت ڈالیں بغیر محنت کے آپ کچھ نہیں کر سکتیں۔ خواہ امتحان پاس کرنا ہو۔ یا کوئی بھی قومی ذمہ داری ہو۔

ابھی تو آپ کی حالت کلیوں کی ہے۔ جب پھول بن کر کھلیں گی تو ہم اُمید رکھتی ہیں کہ آپ کی خوشبو اعلیٰ کردار۔ اعلیٰ اخلاق۔ اعلیٰ اوصاف اور آپ کی خوبیوں اور حسن سیرت سے گلشن احمدیت مہک اُٹھے گا۔ خدا کرے آپ کی عہدیداران کو آپ کی صحیح تربیت کرنے کی توفیق ملے اور آپ کو ان پر عمل کرنے کی۔

خاکسار۔ مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

تصحیح

بدر بجریہ ۷؍ اپریل ۸۵ء صفحہ ۱ پر خاکسار کے بچے کی ولادت کا اعلان شائع ہوا ہے۔ سہواً بچے کا پورا نام ''ثاقب احمد جاوید'' نہیں لکھا جا سکا قارئین سے اس کی درستی اور نومولود کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ مظفر احمد اقبال قادیان

درخواست ہائے دعا

— مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بریلی دس روپے اعانت بدر میں ارسال کر کے اپنے بیٹے عزیز سید محمد مصطفیٰ اسامہ کے ٹھکانہ ... میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ○— مکرم اقبال احمد صاحب نجم مبلغ انچارج برازیل جنوبی امریکہ میں اشاعت دین متین کے سامان مہیا ہونے نیز اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ○— مکرم سید اقبال پاشاہ صاحب بنگلور نے اپنی طرف سے پانچ عدد انگریزی ترجمۃ القرآن مختلف لائبریریوں میں رکھوانے کا انتظام کیا ہے۔ موصوف کی دینی و دنیوی ترقیات اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے ○— مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب بیج بہاڑہ (کشمیر) مختلف مدات میں پچاس روپے ادا کر کے اپنے والد مکرم سید محمد شاہ صاحب سیفی جن کی دونوں آنکھوں کا گزشتہ دنوں امرتسر میں آپریشن ہوا ہے کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے ○— مکرم برادران اقبال احمد نثار احمد صاحب اسلام آباد (کشمیر) پندرہ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے ٹھلیس کی نئی ایجنسی کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ○— مکرم محمد عبدالرشید صاحب حیدر آبادی کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نارتھ لندن کی نئی جماعت کا صدر نامزد فرمایا ہے۔ موصوف اس اہم ذمہ داری سے بطریق احسن عہدہ برآ ہونے کے لئے ○— مکرم میر عبدالوہاب صاحب آسنور اپنے بیٹے عزیز میر منیب الرحمٰن سلمہٗ کو انجینئرنگ میں داخلہ مل جانے کی خوشی میں مختلف مدات میں پچیس روپے ادا کر کے عزیز کی نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کیلئے ○— عزیز نذیر احمد مشتاق متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اپنے والدین کی صحت و سلامتی اور بہن بھائیوں کی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ قادیان کا کامیاب سالانہ اجتماع

اجتماعی دعاؤں اور باجماعت نمازوں کا اہتمام۔ دلچسپ علمی ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات

رپورٹ مرتبہ:- شعبہ رپورٹنگ لجنہ اماء اللہ قادیان

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے پھر امسال یہ توفیق عطا فرمائی کہ لجنہ اماء اللہ قادیان اپنا ۸ واں اور ناصرات الاحمدیہ قادیان اپنا ۱۸ واں سالانہ اجتماع منعقد کرے۔ اجتماع کے لئے نصرت گرلز ہائی اسکول کے صحن کو شامیانہ وقناتیں لگا کر تیار کیا گیا تھا۔

پہلا دن، افتتاحی اجلاس

مورخہ ۳۱؍۱۰؍۸۵ کو ٹھیک ۹ بجے اجتماع کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ خادم کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ کی قیادت میں لجنہ اماء اللہ کا عہد نامہ دہرایا گیا۔ پھر محترمہ صدر صاحبہ نے افتتاحی دعا کرائی بعد ازیں محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ نے نظم پڑھی اور پھر محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے محترمہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا۔ (جس کا متن علیحدہ دیا جا رہا ہے)

بعدہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بہنوں سے خطاب فرمایا آپ نے لجنہ کا ۸ واں سالانہ اجتماع منعقد ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اجتماع منعقد کرنے کی غرض یہی ہے کہ لجنہ کی ممبرات کے سارے سال کے کام کا جائزہ لیا جا سکے۔ تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ گزشتہ سال کی نسبت اس سال ترقی ہوئی ہے یا نہیں اگر کسی شعبہ میں کوئی کمی رہ گئی ہے تو سوچنا پڑے گا کہ اس کمی کو کس طرح پورا کیا جائے سیدہ موصوفہ نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اجتماع کے عہدیداران مجلس شوریٰ بھی منعقد کریں اور رپورٹ کریں کہ اس سال کیا کمی رہ گئی ہے اور اس کو آئندہ کس طرح دور کرنا چاہیئے۔

افتتاحی خطاب کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے درس القرآن دیا بعد ازاں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان نے مقامی لجنہ کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

رپورٹ کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بہنوں سے خطاب فرمایا۔ تشہد- تعوذ کے بعد آپ نے فرمایا کہ جماعت کو ابتداء سے ہی یہ تعلیم دی گئی ہے کہ سب کاموں میں اللہ سے مدد مانگو۔ کوشش کو انتہا تک پہنچاؤ اور اگر کبھی ناکامی کا سامنا ہو تو مایوس نہ ہو۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے اس رؤیا کا بھی ذکر فرمایا جس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آپؓ کو خبر دی گئی تھی کہ اگر جماعت کے اس حصہ کی تم تربیت کر لو گے تو تم جماعت کی تربیت کر لو گے۔

محترم موصوف نے حضور خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے متعدد اقتباس سناتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت جماعت ابتلاء کے دور سے گزر رہی ہے۔ دشمن بظاہر طاقت ور ہے لیکن ہمیں خدا تعالیٰ کی ذات سے کامیابی کی پوری توقع ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار فرما رہے ہیں کہ ہمت نہیں ہارنا۔ دعاؤں میں لگے رہو۔ اور ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہو۔ پس عورتوں پر چونکہ بچوں کی تربیت کی ذمہ داری ہے اس لئے بچوں کو قربانی کا مطلب سمجھائیں۔ صبر۔ قوت برداشت اور ایثار کا مادہ اپنے اندر اور اپنے بچوں کے اندر پیدا کریں۔

محترم موصوف نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ر مارچ ۱۹۸۳ء کا ایک حصہ سنایا اور بہنوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

افتتاحی اجلاس کے بعد لجنہ اماء اللہ کے حفظ قرآن۔ حسن قرأت۔ اور تقاریر (معیار دوئم) کے مقابلے ہوئے جن کی صدارت محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ نے فرمائی۔ رزلٹ درج ذیل ہے:-

اوّل۔ عزیزہ راشدہ مرزا
" طاہرہ صدیقہ ملک
دوئم " امۃ الرؤف بشریٰ
سوئم۔ " سعیدہ پروین۔

بعد ازیں محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ نے تقریر بعنوان "سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں صاحبہؓ" کی آپ نے حضرت ام المومنینؓ کے نام کی خصوصیت بیان کرتے ہوئے آپؓ کی خدا تعالیٰ سے محبت۔ افراد جماعت پر شفقت۔ جانوروں پر شفقت۔ دین کے لئے قربانی۔ اور رضاء بالقضاء کے متعدد واقعات سنائے۔

دوسرا اجلاس

ٹھیک ۲ بجے زیر صدارت محترمہ خورشید بیگم صاحبہ دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ محترمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ چیمہ نے تلاوت قرآن کریم کی اور محترمہ مبارکہ شاہین صاحبہ نے نظم سنائی بعدہ لجنہ کے نظم خوانی اور تقاریر (معیار اوّل) کے مقابلے ہوئے۔ ہر دو مقابلہ جات کے دوران محترم ملک صلاح الدین صاحب نے سیرت حضرت ام المومنینؓ پر روشنی ڈالی اور آپ کی افراد جماعت سے شفقت ترکیب صبر۔ قربانی اور رضا بالقضاء کے متعدد واقعات سنائے۔

شبینہ اجلاس

زیر صدارت محترمہ اعظم النساء صاحبہ محترمہ امۃ المنان صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ نظم محترمہ راشدہ رحمٰن نے پڑھی ازاں بعد فی البدیہہ تقاریر اور بیت بازی کے مقابلے ہوئے۔ اس دوران ایک پنجابی مکالمہ بھی پیش کیا گیا جس میں بدرسومات سے اجتناب۔ خلیفہ وقت اور بزرگان جماعت کی اطاعت و فرمانبرداری کا درس دیا گیا۔

دوسرا دن پہلا اجلاس

اجتماع کا دوسرا دن ناصرات الاحمدیہ کے پروگراموں کے لئے مخصوص تھا پہلے اجلاس کی کارروائی ٹھیک نو بجے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ عزیزہ امۃ القدوس کی تلاوت کے بعد محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ کی قیادت میں عہد نامہ ناصرات الاحمدیہ دہرایا گیا۔ بعد ازاں عزیزہ مبارکہ نسرین نے نظم پڑھی اور محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ نے پیغام حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ پڑھ کر سنایا (جس کا متن علیحدہ دیا جا رہا ہے)

پھر محترمہ صدر صاحبہ نے بچیوں سے خطاب فرمایا۔ آپ نے ناصرات الاحمدیہ قادیان کا ۱۸ واں سالانہ اجتماع منعقد ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے تنظیم ناصرات الاحمدیہ کو قائم کرنے کی غرض بیان کی اور فرمایا کہ لجنہ کے کاموں کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہے کہ ممبرات کی بچپن سے تربیت کی جائے اس وقت کو غنیمت جانو اور لاپرواہی نہ کرو۔ تاکہ بڑے ہو کر اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح اٹھا سکو۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے نعرہ "سچے احمدی کی ماں زندہ باد" کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اس نعرہ کے مطالب پر غور کریں۔ یہ نعرہ اُسی ماں کے لئے ہے جس نے اپنے بچوں کے اندر سچ بولنے کا جذبہ پیدا کر دیا ہو۔ اور اس بچی کے لئے ہے جس نے ہمیشہ ہر حالت میں سچ بولنے کا عہد کر لیا ہو۔ نگران دستیگر ثریان کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کا پیغام جو آج پڑھا گیا ہے اس میں بتائی گئی باتوں اور نصائح کو نوٹ کریں اور ہر وقت سامنے رکھیں۔ جائزہ بھی لیں کہ اس پر کس قدر عمل ہو رہا ہے۔

بعدہ محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ نگران ناصرات الاحمدیہ نے ناصرات الاحمدیہ قادیان کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی اور معیار سوئم الف کی ۵ بچیوں نے ترانہ پڑھا۔

ازاں بعد محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ کی زیر صدارت ناصرات معیار سوئم الف کے حفظ قرآن اور تقاریر کے مقابلے منعقد ہوئے۔ اسی دوران ایک نئی

نے (تاریخ پارے) کے عنوان کے تحت اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا ایک واقعہ بیان کیا بعدہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ بقاپوری کی زیر صدارت نظم خوانی (معیار سوئم الف) اور حسن قراءت (معیار دوئم) کے مقابلے ہوئے۔ ہر دو مقابلہ جات کے دوران ناصرات کی بچیوں نے بد رسومات کو ترک کرنے کے متعلق "آمین" کی تقریب کا ایک پروگرام پیش کیا۔ جو بے حد پسند کیا گیا۔

دوسرا اجلاس

دوسرے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت محترمہ خورشید بیگم صاحبہ عزیزہ امۃ الحکیم کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ معیار دوئم کی پانچ لڑکیوں نے ملکر ترانہ پڑھا اس اجلاس میں حفظ قرآن (معیار دوئم) اور تقاریر (معیار دوئم) کے مقابلے کرائے گئے۔ ایک بچی نے "تاریخ پارے" پیش کئے اور ایک نے "نیکی کی اہمیت" بیان کی۔ بعدہ محترمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ کی زیر صدارت نظم خوانی معیار دوئم کا مقابلہ ہوا۔ اور معیار دوئم ہی کی ۸ ممبرات نے ایک پروگرام پیش کیا جو جہیز کی بری رسم کو دور کرنے کے متعلق تھا۔ اس موقعہ پر معیار اول کی بچیوں کا ذہنی آزمائش کا پروگرام بھی ہوا۔

شبینہ اجلاس

شبینہ اجلاس کی کارروائی ۸½ بجے زیر صدارت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ عزیزہ امۃ الباسط بشریٰ کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ عزیزہ طیبہ ناہید نے نظم پڑھی بعدہ فی البدیہہ تقاریر (معیار اول) اور بیت بازی (معیار دوئم و معیار اول) کے علیحدہ علیحدہ مقابلے ہوئے ایک بچی نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کا ایک ایمان افروز واقعہ سنایا۔

تیسرا دن پہلا اجلاس

ٹھیک ۹ بجے اجلاس کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت محترمہ اعظم النساء صاحبہ آف حیدرآباد عزیزہ حسینہ رفعت کی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ عزیزہ خدیجہ بیگم نے نظم سنائی۔ بعدہ ناصرات معیار اول کے حفظ قرآن، نظم خوانی تقاریر اور حسن قراءت کے مقابلے ہوئے اس دوران ایک بچی نے والدین کی اطاعت و فرمانبرداری" سے متعلق ایک مضمون پڑھا اور ایک بچی نے "حضرت مصلح موعودؓ کی دعا بچوں کے لئے" پڑھ کر سنائی۔

آخری اجلاس اور تقسیم انعامات

ٹھیک ۳ بجے آخری اجلاس کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس صاحبہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ نے کی۔ نظم محترمہ مبشرہ طاہر صاحبہ نے پڑھی بعد ازیں محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد نے اجتماع کے متعلق اپنے خوش کن خیالات کا اظہار فرمایا اور مقابلوں میں حصہ لینے والی بچیوں اور ان کی سیکرٹریوں کو مبارک باد دی۔ ازاں بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے دینی، علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی ممبرات میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ اس کے علاوہ سارا سال اطاعت و فرمانبرداری کرنے والی ممبرات کو بھی خصوصی انعامات دیئے گئے۔ بعد ازاں ناصرات نے لجنہ میں جانے والے گروپ کی طرف سے دوران سال میں بنایا ہوا سلائی کا سامان نمائش کے لئے تحفہ کے طور پر پیش کیا۔ اور کچھ رقم جو اس گروپ کی بچیوں نے دوکان لگا کر منافع حاصل کی تھی کسی بھی مد میں چندہ دینے کے لئے پیش کی۔ اس موقعہ پر نصرت گرلز اسکول کے سالانہ امتحان ۱۹۸۵ء میں کلاس اور دینیات میں پوزیشن لینے والی طالبات میں بھی انعامات تقسیم کئے گئے۔

ازاں بعد محترمہ حضرت صدر صاحبہ نے ممبرات سے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے لجنہ اماء اللہ کے ۸ ویں اور ناصرات الاحمدیہ قادیان کے ۱۸ ویں سالانہ اجتماع کے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے تمام مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی ممبرات کو مبارکباد دی۔ آپ نے لجنہ کے قیام کی غرض بتاتے ہوئے فرمایا کہ اس کا سب سے بڑا مقصد یہی ہے کہ عورتیں بھی مردوں کے ساتھ ساتھ تبلیغی میدان میں آگے آسکیں ہر عورت نے یہ کام انفرادی طور پر بھی کرنا ہے اور اجتماعی طور پر بھی۔ اور یہ کام تب ہی ہو سکتے ہیں جب ہم قرآن کریم کی تعلیم کو سیکھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کریں۔

آپ نے فرمایا کہ لجنہ کی طرف سے ہونے والے دینی امتحان اس غرض سے رکھے جاتے ہیں اس لئے اس امتحان میں آئندہ سال ہر وہ بہن جو شامل ہو سکتی ہے ضرور شامل ہو۔

فاستبقوا الخیرات کے مطابق نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اپنے آپ کو بیدار کریں تا لجنہ قادیان دوسروں کے لئے نمونہ بنے۔ آپ نے گذشتہ سالوں کی نسبت اس سال پروگراموں کو زیادہ بہتر رنگ میں پیش کرنے پر خوشی کا اظہار کیا اور "تاریخ پارے" پروگرام کو بے حد پسند کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنی تاریخ کے سنہرے واقعات کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ وہی قوم ترقی کرتی ہے جو اپنی تاریخ کو سامنے رکھتی ہے۔

خطاب کے بعد محترمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ چیمہ کی قیادت میں لجنہ اماء اللہ کا اور محترمہ مبارکہ شاہین صاحبہ کی قیادت میں ناصرات الاحمدیہ کا عہد نامہ دہرایا گیا آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے دعا کروائی اور کارروائی اختتام پذیر ہوئی الحمد للہ۔

ورزشی اور ذہنی مقابلہ جات

اجتماع سے کچھ دن قبل (مورخہ ۷ر اور ۸ر اکتوبر کو) لجنہ و ناصرات کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے تھے ناصرات کے لئے خدام الاحمدیہ کی گراؤنڈ میں قنات لگا کر انتظام کیا گیا تھا اور لجنہ کی کھیلیں نصرت گرلز اسکول کے صحن میں کروائی گئیں۔ ناصرات کے ورزشی مقابلوں میں تھرو بال۔ کبڈی۔ بوری ریس اور آبسٹیکل ریس۔ رسی کودنا۔ فاسٹ سائیکل اور کھو کھو شامل تھے جبکہ لجنہ کے مقابلوں میں۔ تھرو بال۔ کبڈی بوری ریس۔ آبسٹیکل ریس۔ رسہ کشی سلو سائیکل۔ نشانہ غلیل۔ فاسٹ سائیکل اور پیغام رسانی شامل تھے۔ لجنہ و ناصرات کا معائنہ مشاہدہ کا مقابلہ بھی اجتماع سے قبل کروایا گیا تھا۔ کھیلوں اور معائنہ مشاہدہ میں پوزیشن لینے والی ممبرات میں بھی انعام تقسیم کئے گئے۔

شکریہ

اس موقعہ پر ہم محترم حضرت امیر صاحب مقامی محترم صدر صاحب انصار اللہ محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ۔ مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل۔ مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب۔ مکرم محمد یعقوب صاحب انچارج لائیٹ و لاؤڈ سپیکر کے بے حد شکر گزار ہیں جنہوں نے اجتماع کے تمام کاموں کا انتظام کروایا اور ہر طرح کا تعاون دیا جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ نیز تمام ججز کا بھی شکریہ ادا کرتی ہیں جنہوں نے اس موقعہ پر اپنا قیمتی وقت ہمیں دیا تمام مقابلہ جات میں جنہوں نے ججز کے فرائض انجام دیئے ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔

محترم مرزا حکیم محمد دین صاحب مکرم قاری نواب احمد صاحب محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد۔ محترمہ شمیم بیگم صاحبہ محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ۔ محترمہ سعیدہ فاطمہ صاحبہ۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ محترمہ عقیلہ عفت صاحبہ۔ محترمہ نسیم اختر صاحبہ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ محترمہ مبارکہ شاہین صاحبہ۔ محترمہ شمیم اختر گیانی صاحبہ محترمہ امۃ القدوس صاحبہ محترمہ نصرت بدر صاحبہ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ۔ محترمہ قمر النساء صاحبہ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ۔ محترمہ نصرت سلطانہ صاحبہ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ حاذم

لجنات بھارت کی نمائندگی

یہ امر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے لئے بے حد خوشی کا باعث ہے کہ امسال لجنہ قادیان میں شمولیت کے لئے موسیٰ بنی مائنز۔ حیدرآباد کلکتہ۔ کیرالہ اسٹیٹ مدراس اور شاہجہانپور کی ممبرات بھی تشریف لائیں۔ امید ہے کہ آئندہ سال انشاء اللہ مرکزی اجتماع شروع کیا جا سکیگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اس سے بھی زیادہ بہتر رنگ میں خدمت دین کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

ولادتیں

(۱) مکرم محمد عطاء اللہ صاحب ابن مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس سی حیدرآباد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے بتاریخ ستمبر ۱۹۸۵ء کو پہلا لڑکا عطا کیا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "محمد اسعد احمد" تجویز فرمایا ہے۔ اس خوشی میں مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس سی نے بطور شکرانہ -/۴۲ روپیہ اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً قارئین سے نومولود کے نیک صالح و خادم دین ہونے اور درازی عمر و بلندی اقبال کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

(۲) ۔ عزیزہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ دختر مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب درویش (نائب ناظر اعلیٰ قادیان) اہلیہ عزیزم چوہدری محمد سعید صاحب اختر بی اے بی ایڈ سنت نگر شہر لاہور کو اللہ تعالیٰ نے ۴ر اکتوبر کو پلوٹھی بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ نومولودہ عزیزہ ہبۃ الشافی صالحہ، خادمۂ دین، طویل عمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنے اور اسکی والدہ صاحبہ اور نانا جی کو صحت کاملہ عطا ہو۔ آمین۔ (خاکسار ملک صلاح الدین درویش (مولف اصحاب احمد قادیان)

"اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA　PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15- PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903　CALCUTTA - 700073.

"مَیں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لیے بھیجا گیا"

(فتح اسلام ص تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵-۲-۱۸ گلک نما حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت　میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا !

بی - ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

● الیکٹریکل انجینیرس　● لائسنس کنٹریکٹس

● الیکٹریکل انجینیرنگ　● موٹر وائنڈنگ

C-10, LAXMI GOBIND APART. J. P. ROAD, VERSOVA

FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389　ٹیلیفون نمبرز　BOMBAY-58.

تار کا پتہ :- "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبرز :- 23-5222
23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لیمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM　برائے :- ایمبیسڈر ● بیڈ فورڈ ● ٹریکر　HM

SKF بالبیرنگ اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل / پٹرول والی کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں .

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

"محبت سب کیلئے

نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ کلکتہ - ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - [illegible] PSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS

SHED NO. C-16,

INDUSTRIAL ESTATE

MADIKERI - 571201

PHONE { OFFICE. 800.
RESI. 283.

رحیم کاٹج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY-8.

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ - ایئر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹر وغیرہ کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے (آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

13, SANTHOME HIGH ROAD,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. { 76360
74350

آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن، ۲۰۵۔ نیو پارک سٹریٹ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷۔ فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈریلسنر۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
ہنڈشریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM.:- MOOSA RAZA
PHONE.:- 605558. } BANGALORE-2.

حیدرآباد میں

فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

الائیڈ گولڈ پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

(فون نمبر:- ۴۲۹۱۶)

"ہمارا کوئی دین بجز اسلام نہیں۔"

(الحکم جلد ۳ صفحہ ۲۹)

NIR®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!